عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۰ | ۲۹؍شعبان تا ۵؍رمضان ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷؍اگست ۲۰۱۱ء | شمارہ:۲۹

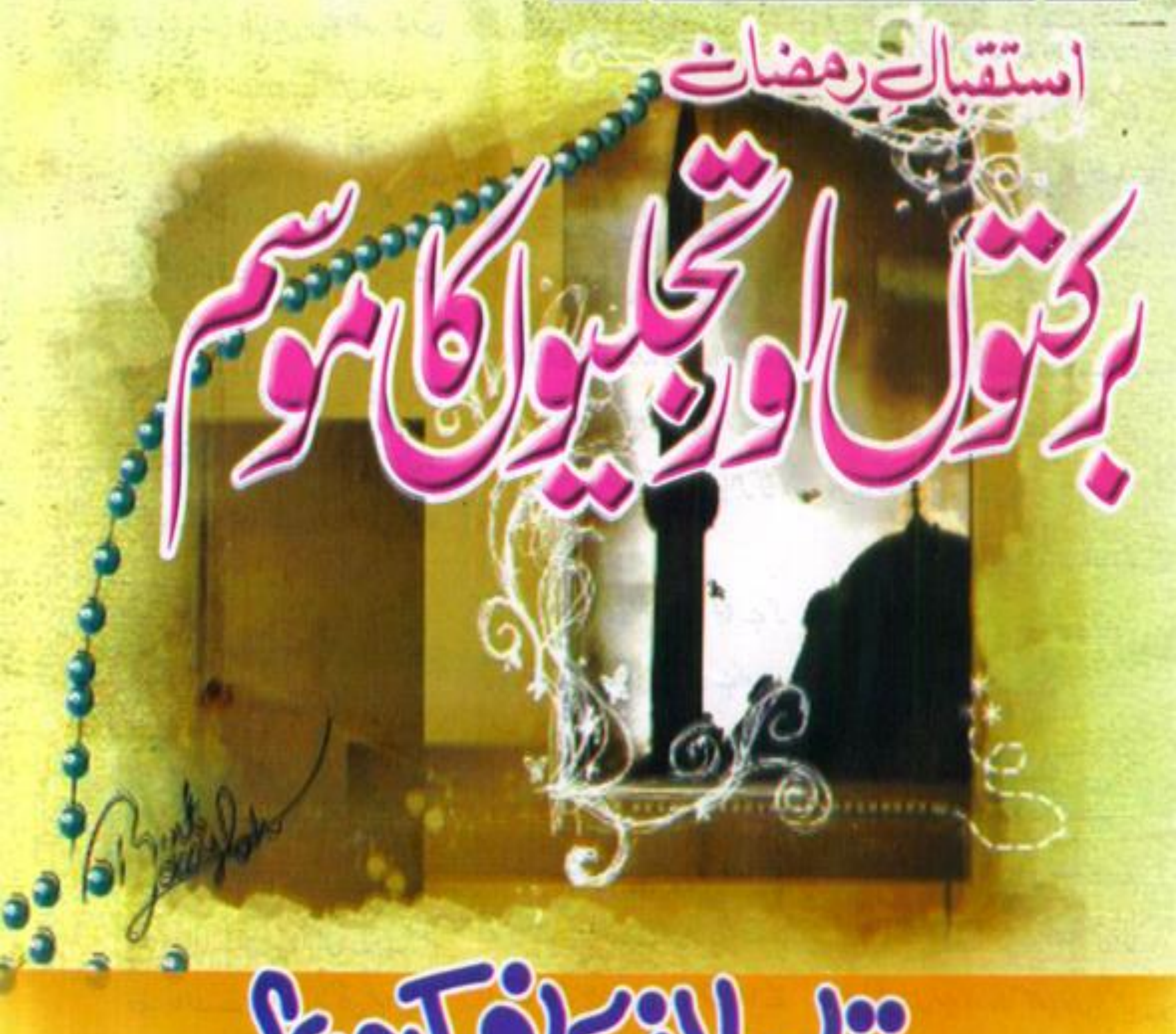

قادیانی کافر کیوں؟

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

قرآنی آیات کا تقدس

(مسز شاہدہ، ایبٹ آباد)

س:...... جو قرآنی آیات اخبارات و جرائد میں شائع ہوتی ہیں، ان کا مقصد اشاعت دین یا تبلیغ اسلام ہوتا ہے، بعض اوقات ان اخبارات و جرائد کو دیگر امور میں کام میں لے آتے ہیں، مثلاً باروچی خانے یا روٹیاں ڈالنے کا کام بھی لیا جاتا ہے، معلوم کرنا ہے کہ شریعت میں اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... جن اخبارات میں قرآنی آیات ہوں، ان کو ان کاموں میں استعمال نہ کیا جائے، اگر نظر آ جائے تو ان ٹکڑوں کو محفوظ کر لیا جائے۔

نجاح نام کے اثرات

(راشد احمد، امریکا)

س:...... انسانی زندگی میں ناموں کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ میں نے اپنی بیٹی کا نام ''نجاح'' (Nijah) رکھا ہے، جس کے معنی کامیابی کے ہیں، یہ نام میں نے ایک مسلم ویب سائٹ سے تلاش کیا ہے، لیکن ہم اس نام سے مطمئن نہیں ہیں، براہ کرم اس معاملے میں رہنمائی فرمائیں؟

ج:...... بلاشبہ اچھے نام کے اچھے اور بُرے نام کے بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

''نجاح'' نام درست ہے۔

قادیانیوں سے میل جول

(حماد الرحمٰن، کراچی)

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام ان مسائل کے بارے میں کہ:

۱:...... قادیانی لوگوں کی بنائی ہوئی چیزوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟ نیز اگر کوئی شخص ان کی کمپنی کی بنی ہوئی کسی چیز کو خرید لے تو کیا اس میں اس کی ملکیت آ جائے گی یا اس بیع کو فسخ کرنا واجب ہوگا؟

۲:...... بعض حضرات کا کہنا ہے کہ شیزان کمپنی کے مالک کا بیٹا مسلمان ہے، اور اب کمپنی وہی چلا رہا ہے؟

۳:...... قادیانی لوگوں سے معاملات اور معاشرت میں کیا رویہ اختیار کیا جائے؟ نیز اگر کسی شخص کے پڑوس میں قادیانی رہتا ہو تو کیا اس کے ساتھ پڑوسیوں والے حقوق ادا کئے جائیں گے یا نہیں؟

ج:...... ۱:...... مرزا غلام احمد قادیانی

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

مدعی نبوت کے ماننے والے ''قادیانی'' کہلاتے ہیں، یہ لوگ کافر اور زندیق ہیں، ان سے میل جول، تعلقات اور خرید و فروخت کرنا ناجائز اور حرام ہے، قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ اور قطع تعلق کرنا ایمانی اور ملی حمیت کے علاوہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و تعلق کی نسبت سے واجب ہے۔ اس لئے خرید و فروخت درست نہیں، تاہم اگر وہ شے حلال ہو تو اس پر ملکیت ثابت ہو جائے گی، مگر قادیانیت سے نفرت کے تقاضا کے پیش نظر اس کو استعمال نہ کیا جائے۔

۲:...... یہ غلط ہے کہ شیزان کمپنی کے مالک کا بیٹا مسلمان ہو گیا ہے، بلکہ یہ قادیانی پروپیگنڈا اور دھوکہ دہی کا حصہ ہے۔

۳:...... قادیانی پڑوسیوں سے میل جول اور کلام و سلام نہ رکھیں، یہی شریعت کا حکم ہے۔

ان تمام مسائل اور ان کی تفصیلات کے لئے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی قدس سرہ کا رسالہ ''قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ'' مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ کسی بھی ''دفتر ختم نبوت'' سے مل جائے گا۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰ — ۲۹ر شعبان تا ۵ر رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷ر اگست ۲۰۱۱ء — شمارہ:۲۹

اس شمارے میں!

برکات وتجلیات کا موسم!	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفی
رمضان المبارک...	۷	مولانا مزمل حسین کاپڑیا
گناہوں سے توبہ... نجات کا واحد راستہ	۹	مولانا محمد اشرف عثمانی
زکوٰۃ کس طرح ادا کریں؟	۱۳	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی
قادیانی کافر کیوں؟	۱۸	مولانا محمد مجاہد مختار
مبارک ہو مہینہ خیر کا ماہِ صیام آیا	۲۱	مسلم غازی
قادیانی دھوکا	۲۲	مولانا قاضی احسان احمد
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی:۲۲۵ روپے، سالانہ:۴۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درس حدیث

جہنم کے احوال

جہنم سے ایک گردن نکلے گی

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن دوزخ سے آگ کی ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھ رہی ہوں گی، دو کان ہوں گے جو سن رہے ہوں گے، اور ایک زبان ہوگی جو بول رہی ہوگی، وہ کہے گی کہ: مجھے تین (قسم کے) شخصوں پر مقرر کیا گیا ہے: ہر سرکش ضدی پر، ہر اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود پکارے، اور تصویر بنانے والوں پر۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

جہنم کی گہرائی

"حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس منبر پر یعنی بصرہ کی جامع مسجد کے منبر پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا کہ: ایک بڑی چٹان جہنم کی منڈیر سے ڈالی جائے اور وہ جہنم میں ستر برس گرتی رہے تب بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گی۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: دوزخ کا ذکر بہ کثرت کیا کرو، کیونکہ اس کی گرمی بہت شدید ہے، اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

جہنم میں آگ کا پہاڑ

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ (قرآن کریم میں جو ہے: "سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا" یعنی "عنقریب ہم چڑھائیں گے اس کافر کو چڑھائی پر" اس لفظ "صعود" کی تفسیر کرتے ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: صعود آگ کا پہاڑ ہے، جس پر ستر برس تک کافر چڑھتا رہے گا، پھر گر جائے گا، (پھر ستر سال تک چڑھتا رہے گا، پھر گر جائے گا) اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گا۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

جہنم کے حالات

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو لایا جائے گا اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

تین شخص اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں اور تین مبغوض

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں اور تین ایسے ہیں جن کو مبغوض رکھتے ہیں، وہ تین شخص جن کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں: ان میں ایک شخص تو وہ ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت کے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

پاس گیا، اس نے ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا واسطے دے کر کچھ مانگا، کسی قرابت اور رشتے کی بنیاد پر نہیں مانگا، لیکن ان لوگوں نے اس کو کچھ نہ دیا، ان کی جماعت میں سے ایک شخص اُٹھا اور اس نے اگے لے جاکر سائل کو پوشیدہ طور پر دے دیا کہ اس کے عطیہ کا اللہ تعالیٰ کے سوا اور اس شخص کے سوا جس کو دیا، کسی کو علم نہیں ہوا (تو یہ دینے والا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے)۔ دُوسرا وہ شخص جس کا قصہ یہ ہے کہ ایک قوم ساری رات سفر میں چلتی رہی، یہاں تک کہ (جب وہ لوگ تھک کر چور ہوگئے اور نیند کا ان پر ایسا غلبہ ہوا کہ نیند ان کو اس کے مقابلے میں تمام چیزوں سے زیادہ محبوب تھی تو انہوں نے سر رکھ دیئے اور سو رہے، ان میں سے ایک شخص (سونے کے بجائے نماز تہجد کے لئے) کھڑا ہوگیا، (حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ:) وہ میرے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کرتا ہے اور میری آیات کی تلاوت کرتا ہے (پس یہ دُوسرا شخص ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے)۔ اور تیسرا وہ آدمی جو کسی مجاہد دستے میں تھا، دُشمن سے مقابلہ ہوا تو سب لوگ پسپا ہوگئے، لیکن یہ شخص سینہ تان کر آگے بڑھتا رہا، یہاں تک کہ یہ شہید ہوجائے یا اس کی فتح ہوجائے۔ اور تین شخص جن کو اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتے ہیں وہ یہ ہیں: بڈھا زانی، متکبر فقیر اور وہ مال دار جو کسی کا حق مارے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۸۱)

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

رمضان المبارک

برکات وتجلیات کا موسم!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، جس میں رات اور دن اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا، اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کا سایہ فراہم ہوگا، گناہ گاروں کی مغفرت ہوگی، عاصیوں کی خطائیں معاف کی جائیں، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے درجات بلند ہوں گے اور اس ماہ میں انہیں مزید اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا موقع میسر آئے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس ماہ میں دن کے روزہ رکھنے کو فرض اور رات کے قیام یعنی تراویح پڑھنے کو سنت قرار دیا۔ نفس امارہ کے تزکیہ اور اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ کو فرض فرمایا، تاکہ مومن بندہ تقویٰ کے بلند مراتب حاصل کرکے مرتبہ ولایت پر فائز ہوجائے۔ اس ماہ میں نفل عمل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کی ادائیگی کو ستر فرائض کے برابر قرار دیا۔ گویا رمضان شروع ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی تجلیات وبرکات کا موسم بہار شروع ہوجاتا ہے، آسمان سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، شیاطین کو اس ماہ میں قید کردیا جاتا ہے، جو آدمی ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھے گا، اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو معاف کردیا جائے گا، اسی طرح جو رمضان کی راتوں میں خصوصاً شب قدر میں قیام کرے گا، اس کے بھی تمام گزشتہ گناہوں کو معاف کردیا جائے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں عام قانون ہے کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے، لیکن روزہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ''میرے بندے نے اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو صرف میری وجہ سے ترک کیا ہے، اس لئے اس کا ثواب میں خود دوں گا''

رمضان میں روزہ رکھنے کے علاوہ اس کی راتوں میں قرآن کریم سننے اور سنانے کا بھی موقع ملتا ہے، جس سے نفس امارہ کے تزکیہ کا سامان اور روح کی غذا اور تربیت کے لئے کلام الٰہی سے بہرہ مند ہونے کا انتظام فرمایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے نزول کے لئے اس ماہ کو منتخب فرمایا۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے پہلی رمضان کو نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ چھ رمضان کو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل تیرہ رمضان کو، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اٹھارہ رمضان کو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم چوبیس رمضان کو نازل کیا گیا۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس ماہ میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام فرمائیں۔

اس ماہ کا ایک نام ''شہرالمواسات'' یعنی ہمدردی اور خیرخواہی کا مہینہ ہے، تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ رمضان المبارک میں ایک دوسرے کے ساتھ

ہمدردی اور خیر خواہی کا برتاؤ کریں۔ پاکستان میں بدقسمتی سے اب ہو یہ رہا ہے کہ رمضان المبارک آتے ہی بجائے ایثار اور مواسات کے الٹا لوٹ مار کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ ہر آدمی کی کوشش ہوتی ہے کہ رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ نفع کمائے۔ کھانے پینے اور فروٹ وغیرہ جیسی اشیاء سے لے کر لباس تک ہر ایک چیز کے دام آسمانوں سے باتیں کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے بزرگوں سے سنا ہے کہ متحدہ ہندوستان میں رمضان آتے ہی ہندو اور سکھ جیسے کفار بھی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کر دیتے تھے، یعنی انہیں بھی احساس ہوتا تھا کہ مسلمان اپنے رب کی فرمانبرداری میں لگے ہوئے ہیں، ان سے زیادہ منافع بٹورنا مناسب نہیں، لیکن ہائے افسوس! کہ ہمارا مسلمان اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔

رمضان المبارک کی صحیح قدردانی یہ ہے کہ ہر دکاندار اور تاجر اپنے اوپر یہ لازم کرلے کہ حتی الامکان روزہ داروں سے ناجائز نفع نہیں لوں گا اور مناسب دام پر مطلوبہ اشیاء انہیں فراہم کروں گا۔ اس طرح کرنے سے انشاء اللہ ان کے مال میں کمی نہیں آئے گی، بلکہ ان کے مال میں برکت ہی ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ ان روزہ داروں کے برابر اجر وثواب ملے گا، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جس نے کسی روزہ دار کو رمضان کے مہینہ میں روزہ افطار کرایا، اس عمل کی بنا پر اس کے گناہ معاف ہوں گے، جہنم سے آزادی کا پروانہ ملے گا اور ان روزہ داروں کے روزہ کے اجر وثواب میں کمی کئے بغیر ان کے برابر انہیں اجر وثواب سے نوازا جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سب تو ایسے نہیں ہیں جو روزہ داروں کو افطار کرا سکیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتے ہیں جو روزہ دار کو افطار کے وقت ایک گھونٹ لسی یا ایک کھجور یا سادہ پانی کا ایک گلاس پلا دے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا، اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا پانی پلائیں گے کہ اس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اس ماہ کا پہلا عشرہ رحمت ہے، اس کا دوسرا عشرہ مغفرت ہے اور اس کا آخری عشرہ آگ سے آزادی دلانے کا سبب ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے مہینہ میں اپنے غلام (ملازم) سے کام کو ہلکا کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتے ہیں اور اسے جہنم سے آزادی عطا فرما دیتے ہیں۔'' (مشکوٰۃ، ص:۱۷۳،۱۷۴)

اس مہینہ میں روزانہ آسمان سے ندا آتی ہے: اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ اور اے شر کے متلاشی اب تو رک جا! گناہوں میں مبتلا حضرات کو سوچنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آ رہی ہے اور اس کی طرف سے رحمتوں اور برکتوں کی برسات ہو رہی ہے تو ہمیں چاہئے کہ اس میں غوطہ زن ہو کر اپنے گناہوں کی مغفرت کا سامان کریں اور اس میں اللہ تعالیٰ سے توبہ اور معافی کی درخواستیں پیش کریں۔ اسی طرح نیکی کرنے والوں کو چاہئے کہ اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر کے رب کی رضا حاصل کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ میں چار کاموں کو کثرت سے کرنے کا حکم دیا:

(۱) لا الٰہ الا اللہ کو کثرت سے پڑھنا، (۲) کثرت سے استغفار کرنا یعنی استغفر اللہ زیادہ سے زیادہ پڑھنا، (۳) جنت کی طلب کرنا یعنی یہ دعا کرنا: اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ ... اے اللہ! میں جنت کا سوال کرتا ہوں، (۴) جہنم سے پناہ مانگنا یعنی یہ کہنا کہ: اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّار ... اے اللہ! میں آگ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

خلاصہ یہ کہ اس ماہ میں نماز، روزہ، قرآن کریم کی تلاوت، دعاؤں کا اہتمام، صدقہ، زکوٰۃ اور خیرات کا انتظام وانصرام زیادہ سے زیادہ کیا جائے اور ساتھ ساتھ اللہ کی مخلوق پر شفقت کا مظاہرہ ہو، اس سے انشاء اللہ رمضان المبارک کی برکات وتجلیات کا خوب خوب حصہ ملے گا اور ساتھ ہی ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے ایثار و ہمدردی اور خیر خواہی کا برتاؤ کریں، اور ان کی مشکلات میں ان کے لئے آسانی کا سبب بنیں، انشاء اللہ اس سے دارین کی فلاح نصیب ہوگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

رمضان المبارک

خطبہ امام الحرم شیخ عبدالرحمٰن السدیس
ترجمہ: مولانا مزمل حسین کاپڑیا

رحمت ومغفرت کے ماہ مبارک کی آمد:

تمام تعریفیں اس خدائے بزرگ و برتر کے لئے جس نے اپنے بندوں پر احسان عظیم فرمایا، انہیں اسلام کی دولت سے نوازا، ان کے لئے فضیلت کے اوقات مقرر کئے اور انہیں عبادت کے موسم ہائے بہار عطا کئے تاکہ وہ رمضان المبارک کے چمنستان سے اعمال صالحہ کے گلہائے شگفتہ چنیں اور اپنے پاس اس خوشبو کا ذخیرہ کرلیں، جو روز قیامت کام آسکے اور درود وسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جنہوں نے ماہ رمضان میں عبادت اور بندگی کی شاندار مثالیں رقم کیں اور نہ صرف یہ بلکہ اپنی امت کو بھی رمضان کی پاکیزہ ساعتوں سے استفادہ کرنے اور اس موقع کو غنیمت سمجھنے کی ترغیب دی اور اس ماہ مبارک کے لحات کو لہو ولعب اور فضول کاموں میں ضائع کرنے سے منع فرمایا اور درود وسلام اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی برگزیدہ جماعت پر، جنہوں نے طریقہ محمدی کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور اسوۂ محمدی کو اپنے اندر مکمل طور پر جذب کیا اور آنے والی نسلوں کو اس سے سیراب کیا۔

بعد حمد وثنا! ہم خانہ کعبہ مسجد حرام میں موجود مسلمانوں اور مشرق ومغرب میں تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کو اس ماہ مبارک کی آمد پر مبارکباد دیتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی مبارک ساعتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اعمال صالحہ، تلاوت قرآن، ذکر اللہ، استغفار، محتاجوں کی مدد واعانت وغیرہ کے ساتھ اس ماہ مبارک کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رمضان المبارک ایک عظیم مہینہ ہے، جس میں نیکیوں کا اجر بڑھادیا جاتا ہے، درجات بلند کئے جاتے ہیں، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں گناہوں کو معاف کیا جاتا ہے اور خطاؤں سے درگزر کیا جاتا ہے، اس مبارک مہینے میں خصوصی طور پر گناہوں سے احتراز کرنا چاہئے، اس لئے کہ گناہ روزے کے ثواب کو کم کردیتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا کوئی بھی حکم حکمت، مصلحت اور فائدے سے خالی نہیں، اللہ تعالیٰ نے روزوں کا حکم جو عطا فرمایا ہے اس میں مومنین کے لئے بہت سی حکمتیں ہیں منجملہ اور حکمتوں کے ایک حکمت، انسانی جسم کی صحت مند تربیت اور نشوونما ہے۔ دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو مصائب ومشکلات برداشت کرنے اور پھر ان پر صبر کرنے کا عادی بنانا ہے، اور تیسرے یہ کہ روزے کی حالت میں جب انسان حلال اشیاء اور جائز امور سے بھی اجتناب کرے گا تو اسے حرام اور ناجائز امور سے احتراز و اجتناب کرنے میں آسانی ہوگی۔

ان انفرادی فوائد کے علاوہ ایک اہم اجتماعی فائدہ یہ ہے کہ جب تمام مسلمان ایک ہی ماہ میں فجر سے مغرب تک روزے کی ادائیگی میں اتحاد اور اجتماعیت کا مظاہرہ کریں گے تو نتیجتاً وہ روزوں کے علاوہ دوسرے امور میں بھی یگانگت، محبت، اخلاص، ایثار، باہمی ہمدردی، لطف ومحبت اور باہمی تعاون کا مظاہرہ کریں گے اور اس میں ایک مسلمان کے دل کی دھڑکن تمام مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ہوگی اور ایک مسلمان کی مصیبت اور تکلیف پر تمام عالم اسلام اس درد کی شدت کو محسوس کرے گا اور اس کا مداوا کرنے کی کوشش کرے گا، بہرکیف اللہ تبارک وتعالیٰ نے روزے میں وہ دنیوی اور اخروی حکمتیں اور مصلحتیں ودیعت کی ہیں جو انسان کے تصور سے بالا تر ہیں۔ اس کے علاوہ روزے پر اللہ تعالیٰ نے جو ثواب واجر مرحمت فرمائے ہیں کہ اگر انسان اس کا تصور کرے تو اس کی یہ خواہش ہو کہ پورا سال رمضان بن جائے، روزوں کا ثواب اللہ تعالیٰ بے تحاشا اور لامحدود عطا فرماتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان کو کسی بھی نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جاتا ہے، مگر روزے کا معاملہ اس سے مختلف ہے، اس لئے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔"

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم فریضہ صوم کو نہایت اخلاص، مکمل شوق اور اس کے تمام تقاضوں کے ساتھ ادا فرمائیں۔

روزہ صرف کھانے پینے اور نفسانی خواہش سے رکنے کا نام نہیں بلکہ صحیح معنی میں روزہ وہ ہے کہ

جس میں لغو باتوں، گالی گلوچ، غیبت، چغل خوری اور جھوٹ وغیرہ سب سے پرہیز کیا جائے۔ اپنے کانوں کو ان چیزوں سے روکا جائے جن کا سننا جائز نہیں اور اپنی آنکھوں کی ان چیزوں سے حفاظت کی جائے جن کا دیکھنا جائز نہیں پس حقیقی روزہ دار وہ ہے جس میں انسان اپنے آپ کو آنکھ، کان، ہاتھ، پیر اور دل وزبان کے گناہوں سے محفوظ رکھے اور جس نے یہ کرلیا اس نے اپنے آپ کو مکمل گناہوں سے محفوظ کرلیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم روزہ رکھو تو اپنی آنکھ، کان اور زبان کا بھی روزہ رکھو، یعنی ان اعضاء کو بھی گناہوں سے بچاؤ اور روزے کی حالت میں تم پر ایک اطمینان اور وقار کی کیفیت ہو اور تمہارا روزے والا دن اس دن سے بہتر ہو جس میں تمہارا روزہ نہیں۔" یعنی روزے والے دن تمہارا نیکیوں کی طرف رجحان زیادہ ہو، نہ یہ کہ تم روزے میں وقت گزارنے کے لئے گناہ اور فضول کاموں میں لگ جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے روزے کی حالت میں جھوٹ کو نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو محض اس کے کھانا پینا ترک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔" یعنی ایسے روزے کا کوئی فائدہ نہیں کہ جس میں اس روزے کا مقصد اور روح فوت ہو جائے۔

روزے دار دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک تو وہ ہیں جو اس ماہ مبارک کی حرمت وتقدس کا خیال رکھتے ہیں، اس کی دلیل ونہار کو غنیمت سمجھتے ہیں، اپنے اوقات، روزوں، قیام اللیل اور اعمال صالحہ میں گزارتے ہیں تو ایسے لوگ قابل مبارک باد ہیں اور انشاء اللہ ان کے اعمال کا صلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی مغفرت اور جہنم کی آگ سے خلاصی کی صورت میں ملے گا۔

دوسری قسم روزے داروں کی وہ ہے کہ جنہوں نے اس مہینے کے تقدس اور حرمت کا خیال نہیں رکھا اس ماہ مبارک کی عظمت کی قدردانی نہیں کی، رمضان کے مبارک ایام خواب غفلت، سستی اور نیند میں گزار دیئے اور رمضان کی مبارک راتیں صرف کھانے پینے، خوش گپیوں، بے مصرف اوقات، بے کار کاموں اور ناجائز امور میں گزار دیئے۔ اس قسم کے روزے داروں کے متعلق قوی اندیشہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی مغفرت سے محروم کردیئے جائیں گے اور جو شخص اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے محروم رہا وہ گویا پورے سال اللہ کی رحمت ومغفرت سے محروم رہا۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اس مبارک مہینے کو جدوجہد اور عمل پیہم کا مہینہ بنائیں اور اس ماہ مبارک میں اپنے نفس پر، شیطان اور تمام دشمنان اسلام پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش اور جدوجہد میں لگ جائیں اس لئے کہ وہ رمضان ہی کا مہینہ تھا، جس میں شاہراہ اسلام کے مسافروں نے وہ قندیلیں روشن کیں کہ جن کا چراغ اب تک گل نہ ہوسکا اور اس چراغ کی روشنی میں کتنے ہی قافلے اب تک محو سفر ہیں۔ اس وقت غازیان اسلام اور مجاہدین ملت نے غزوۂ بدر، فتح مکہ اور غزوہ حنین میں جذبۂ جہاد اور جذبۂ شہادت میں سرشار ہوکر بہادری اور جرأت مندی کی وہ شاندار مثالیں قائم کیں کہ جن کی ہیبت سے آج بھی کفر کی طاقتیں لرزہ براندام ہیں، اس لئے اگر ہم میں آج وہی جذبہ پھر سے بیدار ہو تو انشاء اللہ ہم ضرور دشمنان اسلام پر فتح وغلبہ حاصل کرسکتے ہیں اور دشمنان اسلام کے قبضے سے بیت المقدس، مسجد اقصیٰ قبلہ اول کو حاصل کرسکتے ہیں۔

ہم میں سے ہر شخص کو اپنے آپ کا محاسبہ کرنا چاہئے کہ اس نے آگے کی طرف کس قدر پیش رفت کی ہے، اگر ہم نے کچھ اعمال صالحہ کئے ہیں تو آنے والے اوقات میں ان پر دوام اور استقامت برقرار رکھنی چاہئے اور اگر ہم سے لغزشیں اور گناہ سرزد ہوئے ہیں تو رمضان کے آنے والے لیل ونہار میں ان کا تدارک اور ان سے توبہ کرنی چاہئے، ہم میں سے کون جانتا ہے کہ آیا وہ یہ مہینہ پورا کرے گا یا مہینہ ختم ہونے سے پہلے ہی اس کا شمار مردوں میں ہو جائے گا۔ اس ماہ مبارک کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ آگ سے خلاصی ہے۔ اس لئے ہمیں اس مبارک مہینے میں رحمت، مغفرت اور آگ سے خلاصی تینوں کو حاصل کرنا ہے۔

یاد رکھئے! اگر ہم نے یہ مبارک اوقات ضائع کردیئے تو بعد میں اس پر ندامت ہوگی، ضمیر ملامت کرے گا، لیکن وقت گزرنے کے بعد یہ ندامت اور ملامت کسی کام کی نہ ہوگی۔ ☆☆

SONARA GOLD COLECTION
سونارا گولڈ کلیکشن
NP1/59 مراد لوہار اسٹریٹ، صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی
Cell: 0300-8932894, 0313-8932894

گناہوں سے توبہ.... نجات کا واحد راستہ

مولانا محمد اشرف عثمانی

عصر حاضر میں مسلمانوں پر جو مختلف قسم کے فتنے اور مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں، وہ در حقیقت خود ہم مسلمانوں کے اپنے اعمال بد کا شاخسانہ ہیں، انسان جو بھی گناہ کرتا ہے، اگر خدا تعالیٰ اسے معاف نہ کریں تو یا تو دنیا میں ورنہ آخرت میں اسے سزا ضرور مل جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

''جو کوئی بھی تم کو مصیبت پہنچتی ہے،
تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں (کے کرتوتوں)
کی وجہ سے ہے۔''

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص کوئی گناہ کرے گا، اس کا
بدلہ اسے دیا جائے گا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنے کی سزا آخرت میں یا دنیا میں ملتی ہی، البتہ اگر کوئی شخص صدق دل سے توبہ کرلے تو امید ہے کہ وہ سزا سے بچ جائے گا، کیونکہ حدیث نبوی میں یہ فرمایا گیا:

''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے،
گویا اس کا کوئی گناہ نہیں۔''

گناہ ایسی چیز ہے کہ اگر اس میں سزا نہ بھی ہوتی بلکہ صرف یہ سوچ کر اس سے بچنا ضروری تھا کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، اگر دنیا میں کوئی شخص ہمارے ساتھ احسان کرے تو ہمیں اسے ناراض کرنے کی ہمت بھی نہیں ہوتی، خدا تعالیٰ کے تو بندوں پر بے حد احسانات ہیں، اس کے ناراض کرنے کی ہمت کیسے ہوتی ہے؟ مزید یہ کہ اگر سزا کا بھی ڈر ہو خواہ دنیاوی سزا ہو یا اخروی سزا تو کوئی شخص گناہ کرنے کی ہمت کیسے کر سکتا ہے؟ لہٰذا خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور سزا سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ،
کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب
نازل ہو جاتا ہے۔'' (مسند احمد)

مسلمانوں کو دنیا میں جو کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے گناہ کے ازالہ کا سبب بن جاتی ہے، ورنہ کم از کم اس کے آخرت میں درجات کی بلندی کا ذریعہ ہوتی ہے، اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے مومن کے لئے دنیا کو قید خانہ اور کافر کے لئے جنت بنایا ہے کہ کافر کو تمام خوشیاں جو اس کے مقدر میں ہوتی ہیں یہاں دنیا میں ہی مل جاتی ہیں، آخرت میں ان کے لئے غم ہی غم ہوگا اور مسلمانوں کو یہاں جو غم ملتا ہے اس کے بدلہ آخرت میں خوشیاں اور مسرتیں ملیں گی، لہٰذا کسی بھی مسلمان کو وقتی مصائب اور آلام پر گھبرانے کے بجائے ان پر صبر کرنا چاہئے تاکہ اس کے درجات میں اور زیادہ اضافہ ہو اور اس کے گناہ معاف ہوں۔

بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں بہت سی پریشانیاں ہمارے اعمال بد کا نتیجہ ہوتی ہیں، لہٰذا اگر انسان ان گناہوں سے بچے اور توبہ کرلے تو امید ہے کہ یہ پریشانیاں اور مسائل ختم ہو جائیں گے، ذیل میں ان احادیث میں سے چند کو یہاں ذکر کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ کن کن گناہوں سے دنیا میں کیا کیا مصائب اور پریشانیاں آتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک آدمی اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔''

(مسند احمد، حیوۃ المسلمین)

اس کی تشریح میں علماء کرام نے فرمایا کہ بعض اوقات حقیقت میں انسان گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بظاہر رزق سے تو محرومی نہیں ہوتی، البتہ اس کی برکت سے ضرور محروم ہو جاتا ہے۔ (حیوۃ المسلمین)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم دس آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپؐ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: پانچ چیزیں ایسی ہیں، میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ، جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے وہ طاعون میں مبتلا ہوگی، ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوگی جو ان کے بڑوں کے زمانہ میں کبھی نہیں ہوئیں اور جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرے گی، قحط اور حکام کے ظلم میں مبتلا ہوگی اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ مگر بند کیا جائے گا، اس سے باران رحمت اگر چوپائے اور جانور نہ ہوتے تو کبھی بارش ہی نہ ہوتی اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر اللہ تعالیٰ اس پر اس کے دشمن کو غیر قوم سے مسلط فرمادیں گے، پس وہ زبردستی ان کے اموال کو لیں گے۔ (جزاء الاعمال از ابن ماجہ، حیوۃ المسلمین)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب کسی قوم میں خیانت ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ اس کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگے، اس پر دشمن مسلط کیا گیا۔ (مالک)

حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب زمانہ آرہا ہے کہ (کفار کی) تمام جماعتیں تمہارے مقابلہ میں ایک دوسرے کو بلائیں گی، جیسے کھانے والے اپنے دسترخوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں، ایک کہنے والے نے عرض کیا: کیا ہم اس زمانہ میں تعداد کے لحاظ سے کم ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس زمانہ میں تمہاری تعداد بہت ہوگی لیکن تم کوڑا (اور ناکارہ) ہوجاؤ گے جیسے بہتے ہوئے سیلاب میں تنکا آجائے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت اور رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا، کسی کہنے والے نے عرض کیا: یہ کمزوری کیا چیز ہے؟ (یعنی اس کی وجہ کیا ہے) آپؐ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔“ (ابوداؤد، بیہقی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندوں سے (گناہوں کا) انتقام لینا چاہتا ہے بچے بکثرت مرتے ہیں اور عورتیں بانجھ ہوجاتی ہیں۔ (اجزاء الاعمال ابن ابی الدنیا)

حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بادشاہوں کا مالک ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں، میں ان بادشاہوں کے دلوں کو ان پر رحمت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں، میں ان (بادشاہوں) کے دلوں کو غضب اور عقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں، پھر وہ ان کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔ (حیوۃ المسلمین)

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: جب میری اطاعت کی جاتی ہے، میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں برکت کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہے اور جب میری اطاعت نہیں ہوتی غضب ناک ہوتا ہوں اور لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت کا ارشاد پشت تک پہنچتا ہے۔ (جزاء الاعمال از احمد)

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سات پشت تک لعنت ہوتی ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نیک ہونے سے اولاد کو جو برکت ملتی وہ نہیں ملے گی۔

حضرت وکیعؒ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کی تعریف کرنے والا خود برائی بیان کرنے لگتا ہے۔

اوپر جو احادیث ذکر کی گئی ہیں، ان میں عمومی طور پر گناہوں کا وبال ذکر کیا گیا ہے، بعض خاص خاص گناہوں کی سزا اور وبال کا ذکر ذیل کی احادیث میں کیا گیا ہے:

سودی کاروبار کی سزا:

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے (یعنی لینے والے) اس کے کھلانے والے (یعنی دینے والے) اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہ پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا یہ سب برابر ہیں۔ (مسلم)

قرض ادا نہ کرنا:

حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مرجائے اور اس پر کسی کا کوئی مالی حق یا قرض ہو اور اس کو ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑ کر جائے۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

رشوت لینا:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس شخص پر بھی لعنت ہے جو ان دونوں کے بیچ میں (معاملہ کرانے والا ہو)۔ (احمد، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”جب تم میری امت کو اس حال میں دیکھو کہ ظالم کو ظالم کہنے سے ڈرنے لگیں تو ان سے رخصت ہوجانا (یعنی ان کی مجلسوں اور محفلوں میں مت بیٹھنا)۔“ (رواہ الحاکم)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الٰہ الا اللہ (کلمہ طیبہ) اپنے پڑھنے والوں کو اس وقت تک نفع دیتا رہے گا، جب تک اس کے حق سے لاپرواہی نہ برتیں، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اس کے حق سے لاپرواہی کرنے کا کیا مطلب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے حق کی لاپرواہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کھلے عام ہونے لگیں اور ان سے روکا نہ جائے اور انہیں بند نہ کیا جائے۔ (ترغیب)

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی وقعت ان کے دل سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف (نیکیوں کی راہ بتانا) اور نہی عن المنکر (برائیوں سے روکنا) چھوڑ دے گی تو وحی کی برکت سے محروم ہوجائے گی اور جب آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے گی تو اللہ تعالیٰ کی نظر سے گرجائے گی۔ (علامات قیامت، ص:67)

یہ احادیث بھی موجودہ زمانہ پر صادق آتی ہیں

کہ لا الٰہ الا اللہ کی تسبیحات تو بہت پڑھی جاتی ہیں، لیکن کلمہ طیبہ ان کو نفع نہیں دے رہا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کھلے عام ہونے لگی ہیں، گناہوں کا رواج ہوتا جارہا ہے اور انہیں روکنا اور بند کرنا تو درکنار اس کی بُرائی بھی دل سے نکلتی جارہی ہے اور تبلیغ کا فریضہ ترک کیا جارہا ہے، جس کی وجہ سے قرآن پاک کی برکتوں سے محرومی میں اضافہ ہوتا ہے، سینوں میں قرآن موجود ہے، دکانوں اور الماریوں میں قرآن محفوظ ہے لیکن اس کی برکت یعنی تقویٰ اور پرہیزگاری سے عام مسلمان اس لئے محروم ہیں کہ گناہوں کو ترک نہیں کرتے اور تبلیغ کے فریضہ کو چھوڑ رکھا ہے۔ گالیاں اور فحش کلامی کی کثرت ہوچکی ہے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نظر سے گر کر ذلت اور مصیبت کے اندر پہنچ چکے ہیں، اس وجہ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن وہ قبول نہیں ہوتیں، مصیبتوں سے چھٹکارا چاہتے ہیں مگر چھٹکارا اور نجات نہیں ملتی، اپنے مقصد میں ہم کیسے کامیاب ہوسکتے ہیں، کیونکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم نیکیوں کا حکم کرتے رہو اور بُرائیوں سے روکتے رہو ورنہ جلد ہی تم سب پر خدا تعالیٰ ایسا عذاب بھیجے گا کہ اس وقت تم خدا سے دعا بھی مانگو گے تو وہ دعا قبول نہ کرے گا۔'' (ترمذی)

ایک اور روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم میں اگر ایک شخص بھی گناہ کرنے والا ہو اور وہ اسے روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر مرنے سے پہلے ضرور اپنا عذاب نازل فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ)

ان احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے اعمال راحت، امن وسکون یا مصیبت و عذاب کے تخم اور بیج ہیں کہ اگر اچھا بیج ڈالا جائے تو پودا بھی اچھا ہوگا ورنہ خراب سے خراب پودا نکلے گا اور آفات اور مصیبتوں کا تناور درخت بن جائے گا۔ احادیث بالا سے صراحتاً معلوم ہورہا ہے کہ فریضہ تبلیغ چھوڑنے سے عام عذاب آتا ہے اور اس وقت دعا بھی قبول نہیں ہوتی، اس کے علاوہ بعض احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حرام آمدنی اور کمائی سے بھی اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبے سفر میں ہو (یہ اس لئے فرمایا کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی شکستہ حالی کا عالم یہ ہو کہ) بال بکھرے ہوئے ہوں اور غبار آلود ہو (اور) آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب!، یارب! (اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار) کہہ کر دعا مانگ رہا ہو اور اس کا کھانا بھی حرام اور لباس بھی حرام ہو اور حرام اس کی غذا رہی ہو تو اس وجہ سے اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی؟ (مسلم)

ان ارشادات کے علاوہ اور بھی بے شمار احادیث میں خاص خاص اعمال کے خاص نتیجوں کا ذکر ہے، جن میں سے بعض کا ذکر اختصار کے ساتھ کرتا ہوں:

☆...... زنا فحش اور بدکاری، قحط، ذلت اور تنگ دستی کا سبب ہیں، زنا سے موت کی کثرت ہوتی ہے اور بے حیائی کے کاموں میں پڑنے سے طاعون اور ایسے ایسے مرض ظاہر ہوتے ہیں جو باپ داداؤں میں بھی نہ ہوئے تھے۔ (الترغیب)

☆...... جس قوم میں رشوت کا لین دین ہو یا خیانت عام ہو ان کے دلوں پر رعب چھا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆...... جو لوگ زکوٰۃ نہ دیں ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔ (ترغیب)

☆...... ناپ تول میں کمی کرنے سے رزق بند کردیا جاتا ہے، قحط اور سخت محنت میں مبتلا ہوتے ہیں اور ظالم بادشاہ مسلط ہوتے ہیں اور فیصلوں میں ظلم کرنے کے سبب قتل کی کثرت ہوتی ہے، بدعہدی کرنے سے سر پر دشمن مسلط کردیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆...... قطع رحمی (رشتہ داروں سے تعلقات توڑنے) کے سبب سے خدا کی رحمت سے محرومی ہوتی ہے اور والدین کے ستانے سے دنیا میں مرنے سے پہلے ہی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆...... حرام کھانے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے سے دعا قبول نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ)

☆...... ناشکری سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔ (قرآن حکیم)

☆...... جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور ادا نہ کی گئی تو وہ زکوٰۃ کا حصہ اس مال کو ہلاک کردیتا ہے۔

اس کے برعکس نیکیوں کے صلہ میں دنیا میں راحت وچین اور برکتوں والی زندگی نصیب ہوتی ہے اور خاص خاص اعمال کے خاص خاص نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً:

☆...... صبح کو سورۂ یٰسین تلاوت کرنے سے دن بھر کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور رات کو سورۂ واقعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

☆...... صبر اور نماز کے ذریعہ خدا کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ (قرآن کریم)

☆...... اللہ کے ذکر سے دلوں کو چین ملتا ہے اور ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کے عذاب سے بچانے والی نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆...... اول وآخر درود شریف پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆...... سخاوت سے مال بڑھتا ہے، صدقہ

سے خدا کا غصہ بجھ جاتا ہے اور مرتے وقت گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ)

☆…… تقویٰ اور استغفار سے ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے جہاں سے خیال بھی نہ ہو۔ (قرآن حکیم، مشکوٰۃ)

☆…… شکر کرنے سے نعمتیں بڑھتی ہیں۔ (قرآن حکیم)

☆…… جو مسلمانوں کی حاجت پوری کرے، خدا اس کی مدد کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆…… لاحول ولا قوۃ الا باللہ ننانوے مرضوں کی دوا ہے، جس میں سب سے کم درجہ غم کا ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆…… دعا آئی ہوئی مصیبت کے لئے نفع دیتی ہے اور جو مصیبت ابھی نہ آئی ہو اس کے لئے بھی۔ (مشکوٰۃ)

☆☆

مولانا قاری محمد ارشد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ)

نام: مولانا محمد ارشد بن مولانا دوست محمد مدنیؒ۔

پیدائش: ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو قصبہ ریترہ، تحصیل تونسہ شریف میں پیدا ہوئے۔

تعلیم: قصبہ ریترہ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کی مقامی درسگاہ ''تعلیم القرآن'' میں قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم اور پرائمری پاس کی۔ حفظ قرآن کے لئے دارالعلوم کبیر والا تشریف لے گئے۔ وہاں قرآن کریم حفظ کیا اور درس نظامی کے نصاب میں درجہ ثانیہ تک تعلیم حاصل کی۔ پھر مزید تعلیم کے لئے کراچی تشریف لے گئے، وہاں جامعۃ العلوم الاسلامیہ نیو ٹاؤن میں مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درجہ ثالثہ کی تعلیم حاصل کی اور طبیعت کی ناسازگی کی بنا پر مزید تعلیمی سلسلہ جاری نہ رہ سکا اور آپ نے سندھ کی مشہور دینی درسگاہ دارالہدیٰ ٹھیڑی سے تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا اور درجہ خامسہ تک تعلیم یہاں مکمل کی۔ اس کے بعد باقی تعلیم کے حصول کے لئے مشہور و معروف دینی ادارہ ''قاسم العلوم'' ملتان مولانا مفتی محمودؒ کی خدمت میں باقی تعلیم مکمل کر کے سند فراغت اور دستار بندی سے مشرف ہوئے۔

تدریس: والد محترم مولانا دوست محمد مدنیؒ مرحوم کے حکم پر نوابشاہ کی مرکزی جامع مسجد کبیر میں بحیثیت معلم شعبہ حفظ و ناظرہ و درجہ قاری درجہ اولیٰ کے فرائض انجام دینے لگے اور پانچ سال تک اسی تعلیم و تعلم کے سلسلے میں مصروف رہے۔ امامت و خطابت کے سلسلے کی ابتداً کوٹ لالو کی جامع مسجد سے کی اور دو سال خطابت کے فرائض انجام دیئے، پھر اس کے بعد والد محترم کے حکم پر مختلف مساجد میں خطابات کے فرائض انجام دیئے اور پھر ۱۹۷۴ء میں محلہ منو آباد نوابشاہ کی مرکزی مدینہ مسجد میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری فرمایا (جسے ۳۶ سال تک جاری و ساری رکھا) اسی دوران اپنی تمام قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ تحریک ختم نبوت و رسالت کی متحرک و فعال منظم تنظیم کا بیڑا اٹھایا اور ہر قسم کی دینی و تحریکی مشقتوں کے باوجود تاحیات تحریک ختم نبوت کی خدمات میں پیش پیش رہے اور نہایت گرم جوشی سے اس کام کو سرانجام دیا۔ ایک ماہ قبل طبیعت میں معمولی ناسازگی محسوس ہوئی۔ ڈاکٹروں کی تشخیص پر معلوم ہوا کہ مرض شدت اختیار کر چکا ہے اور اسی بنا پر دن بدن طبیعت ناساز ہوتی گئی اور بالآخر مورخہ ۲۳ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۶ جون ۲۰۱۱ء بروز اتوار علی الصبح ۷ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک اہلیہ ۲ بیٹے، ۵ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ (مرحوم) کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائیں اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ تمام جماعتی رفقاء، خدام ختم نبوت سے مرحوم اور جملہ محبان تحفظ ختم نبوت جو اس دنیا سے رخصت ہو گئے سب کے لئے دعائے مغفرت کی استدعا ہے۔

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆…… تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆…… پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆…… تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆…… کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆…… رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆…… اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

زکوٰۃ کس طرح ادا کریں؟

زکوٰۃ کے موضوع پر حضرت مولانا مفتی محمد عثمانی مدظلہ کا ایک خطاب افادۂ عام کے لئے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

دوسری اور آخری قسط

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

عبادت کرنا اللہ کا حکم ہے:

یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ 9 ذی الحجہ ہی کو حج ہوتا ہے، مجھے تو آسانی یہ ہے کہ آج جا کر حج کر آؤں اور ایک دن کے بجائے عرفات میں تین دن قیام کروں، اب اگر وہ شخص ایک دن کے بجائے تین دن بھی وہاں بیٹھا رہے تب بھی اس کا حج ادا نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کا جو طریقہ بتایا تھا اس کے مطابق نہیں کیا، یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ حج کے تین دنوں میں جمرات کی رمی کرنے میں بہت ہجوم ہوتا ہے اس لئے میں چوتھے دن اکٹھی سارے دنوں کی رمی کروں گا، یہ رمی درست نہیں ہوگی، اس لئے کہ یہ عبادت ہے اور عبادت کے اندر یہ ضروری ہے کہ جو طریقہ بتایا گیا ہے اور جس طرح بتایا گیا ہے اس کے مطابق وہ عبادت انجام دی جائے گی تو وہ عبادت درست ہوگی، ورنہ نہیں ہوگی، لہٰذا اعتراض کرنا کہ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کیوں واجب ہے اور ہیرے پر کیوں نہیں؟ یہ عبادت کے فلسفے کے خلاف ہے، بہرحال اللہ تعالیٰ نے سونے چاندی پر زکوٰۃ رکھی ہے، چاہے وہ استعمال کا ہو اور نقد روپیہ پر زکوٰۃ رکھی ہے۔

سامان تجارت کی قیمت کے تعین کا طریقہ:

دوسری چیز جس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ ہے "سامان تجارت" مثلاً کسی کی دکان میں جو سامان برائے فروخت رکھا ہوا ہے، اس سارے اسٹاک پر زکوٰۃ واجب ہے، البتہ اسٹاک کی قیمت لگاتے ہوئے اس بات کی گنجائش ہے کہ آدمی زکوٰۃ نکالتے وقت یہ حساب لگائے کہ اگر میں پورا اسٹاک اکٹھا فروخت کروں تو بازار میں اس کی کیا قیمت لگے گی۔ دیکھئے ایک "ریٹیل پرائس" ہوتی ہے اور دوسری "ہول سیل پرائس" تیسری صورت یہ ہے کہ پورا اسٹاک اکٹھا فروخت کرنے کی صورت میں کیا قیمت لگے گی، لہٰذا جب دکان کے اندر جو مال ہے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا جا رہا ہو تو اس کی گنجائش ہے کہ تیسری قیمت لگائی جائے، وہ قیمت نکال کر پھر اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنی ہوگی، البتہ احتیاط اس میں ہے کہ عام "ہول سیل قیمت" سے حساب لگا کر اس پر زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

مال تجارت میں کیا کیا داخل ہے؟

اس کے علاوہ مال تجارت میں ہر وہ مال شامل ہے جس کو آدمی نے بیچنے کی غرض سے خریدا ہو لہٰذا اگر کسی شخص نے بیچنے کی غرض سے کوئی پلاٹ خریدا یا زمین خریدی یا کوئی مکان خریدا یا گاڑی خریدی اور اس مقصد سے خریدی کہ اس کو بیچ کر نفع کماؤں گا تو یہ سب مال تجارت میں داخل ہیں، لہٰذا اگر کوئی پلاٹ کوئی زمین، کوئی مکان خریدتے وقت شروع ہی میں یہ نیت تھی کہ میں اس کو فروخت کروں گا تو اس کی مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے، بہت سے لوگ وہ ہوتے ہیں جو "انویسٹمنٹ" کی غرض سے پلاٹ خرید لیتے ہیں اور شروع ہی سے یہ نیت ہوتی ہے کہ جب اس پر اچھے پیسے ملیں گے تو اس کو فروخت کر دوں گا اور فروخت کر کے اس سے نفع کماؤں گا، تو اس پلاٹ کی مالیت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

لیکن اگر پلاٹ اس نیت سے خریدا کہ اگر موقع ہوا تو اس پر رہائش کے لئے مکان بنالیں گے، یا موقع ہوگا تو اس کو کرائے پر چڑھا دیں گے یا بھی موقع ہوگا تو اس کو فروخت کر دیں گے، کوئی ایک واضح نیت نہیں بلکہ ویسے ہی خرید کر ڈال دیا ہے اب اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ کرائے پر چڑھا دیں گے اور یہ احتمال بھی ہے کہ فروخت کریں گے تو اس صورت میں اس پلاٹ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، لہٰذا زکوٰۃ صرف اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب خریدتے وقت ہی اس کو دوبارہ فروخت کرنے کی نیت ہو، یہاں تک کہ اگر پلاٹ خریدتے وقت شروع میں یہ نیت تھی کہ اس پر مکان بنا کر رہائش اختیار کریں گے، بعد میں ارادہ بدل گیا اور یہ ارادہ کر لیا کہ اب اس کو فروخت کر کے پیسے حاصل کریں گے تو محض نیت اور ارادہ کی تبدیلی سے فرق نہیں پڑتا جب تک کہ آپ اس پلاٹ کو واقعتاً فروخت نہیں کر دیں گے، اور اس کے پیسے آپ کے پاس نہیں آجائیں گے اس وقت تک اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

بہرحال ہر وہ چیز جسے خریدتے وقت ہی اس کو فروخت کرنے کی نیت ہو وہ مال تجارت ہے اور اس کی مالیت پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہے۔

کس دن کی مالیت معتبر ہوگی؟

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مالیت اس دن کی معتبر ہوگی جس دن آپ زکوٰۃ کا حساب کر رہے ہیں مثلاً ایک پلاٹ آپ نے ایک لاکھ روپے میں خریدا تھا اور آج اس پلاٹ کی قیمت دس لاکھ ہوگئی، اب دس لاکھ پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے گی، ایک لاکھ پر نہیں نکالی جائے گی۔

کمپنیوں کے شیئرز پر زکوٰۃ کا حکم:

اسی طرح کمپنیوں کے "شیئرز" بھی سامان تجارت میں داخل ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ آپ نے کسی کمپنی کے شیئرز اس مقصد کے لئے خریدے ہیں کہ اس کے ذریعہ کمپنی کا منافع (Dividend) حاصل کریں گے اور اس پر ہمیں سالانہ منافع کمپنی کی طرف سے ملتا رہے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آپ نے کسی کمپنی کے شیئرز "کیپٹل گین" کے لیے خریدے ہیں، یعنی نیت یہ ہے کہ جب بازار میں ان کی قیمت بڑھ جائے گی تو ان کو فروخت کر کے نفع کمائیں گے، اگر دوسری صورت ہے یعنی شیئرز خریدتے وقت شروع ہی میں ان کو فروخت کرنے کی نیت تھی تو اس صورت میں پورے شیئرز کی پوری بازاری قیمت پر زکوٰۃ واجب ہو گی، مثلاً آپ نے پچاس روپے کے حساب سے شیئرز خریدے اور مقصد یہ تھا کہ جب ان کی قیمت بڑھ جائے گی تو ان کو فروخت کر کے نفع حاصل کریں گے، اس کے بعد جس دن آپ نے زکوٰۃ کا حساب نکالا اس دن شیئرز کی قیمت ساٹھ روپے ہوگئی تو اب ساٹھ روپے کے حساب سے ان شیئرز کی مالیت نکالی جائے گی اور اس پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

لیکن اگر پہلی صورت ہے یعنی آپ نے کمپنی کے شیئرز اس نیت سے خریدے کہ کمپنی کی طرف سے اس پر سالانہ منافع ملتا رہے گا اور فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی تو اس صورت میں آپ کے لئے اس بات کی گنجائش ہے کہ یہ دیکھیں کہ جس کمپنی کے یہ شیئرز ہیں اس کمپنی کے کتنے اثاثے جامد ہیں، مثلاً بلڈنگ، مشینری، کاریں وغیرہ اور کتنے اثاثے نقد سامان، تجارت اور خام مال کی شکل میں ہیں، یہ معلومات کمپنی ہی سے حاصل کی جاسکتی ہیں، مثلاً فرض کریں کہ کسی کمپنی کے ساٹھ فیصد اثاثے نقد سامان تجارت خام مال اور تیار مال کی صورت میں ہیں اور چالیس فیصد اثاثے بلڈنگ مشینری اور کار وغیرہ کی صورت میں ہیں تو اس صورت میں آپ ان شیئرز کی بازاری قیمت لگا کر اس کی ساٹھ فیصد قیمت پر زکوٰۃ ادا کریں، مثلاً شیئرز کی قیمت ساٹھ روپے تھی اور کمپنی کے ساٹھ فیصد اثاثے قابل زکوٰۃ تھے اور چالیس فیصد اثاثے ناقابل زکوٰۃ تھے تو اس صورت میں آپ اس شیئرز کی پوری قیمت یعنی ساٹھ روپے کے بجائے =/۳۶ روپے پر زکوٰۃ ادا کریں، اور اگر کسی کمپنی کے اثاثوں کی تفصیل معلوم نہ ہوسکے تو اس صورت میں احتیاطاً ان شیئرز کی پوری بازاری قیمت پر زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

شیئرز کے علاوہ اور جتنے فائنانشل انسٹرومنٹس ہیں چاہے وہ بونڈز ہوں یا سرٹیفکیٹس ہوں یہ سب نقد کے حکم ہیں ان کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے۔

کارخانہ کی کن اشیاء پر زکوٰۃ ہے:

اگر کوئی شخص فیکٹری کا مالک ہے تو اس فیکٹری میں جو تیار شدہ مال ہے اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے، اسی طرح جو مال تیاری کے مختلف مراحل میں ہے یا خام مال کی شکل میں ہے اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، البتہ فیکٹری کی مشینری گاڑی وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی کاروبار میں شرکت کے لئے روپیہ لگایا ہوا ہے اور اس کاروبار کا کوئی متناسب حصہ اس کی ملکیت ہے تو جتنا حصہ اس کی ملکیت ہے اس حصے کی بازاری قیمت کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

بہر حال خلاصہ یہ کہ نقد روپیہ جس میں بینک بیلنس اور فائنانشل انسٹرومنٹس بھی داخل ہیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے اور سامان تجارت جس میں تیار مال، خام مال اور جو مال تیاری کے مراحل میں ہیں وہ سب سامان تجارت میں داخل ہیں اور کمپنی کے شیئرز بھی سامان تجارت میں داخل ہیں، اس کے علاوہ ہر وہ چیز جو آدمی نے فروخت کرنے کی غرض سے خریدی ہو وہ بھی سامان تجارت میں داخل ہے، زکوٰۃ نکالتے وقت ان سب کی مجموعی مالیت نکالیں اور اس پر زکوٰۃ ادا کریں۔

واجب الوصول قرضوں پر زکوٰۃ:

ان کے علاوہ بہت سی رقمیں وہ ہوتی ہیں جو دوسروں سے واجب الوصول ہوتی ہیں، مثلاً دوسروں کو قرض دے رکھا ہے، یا مثلاً مال ادھار فروخت کر رکھا ہے اور اس کی قیمت ابھی وصول ہونی ہے تو جب آپ زکوٰۃ کا حساب لگائیں اور اپنی مجموعی مالیت نکالیں تو بہتر یہ ہے کہ ان قرضوں کو اور واجب الوصول رقموں کو آج ہی آپ اپنی مجموعی مالیت میں شامل کر لیں، اگرچہ شرعی حکم یہ ہے کہ جو قرضے ابھی وصول نہیں ہوئے تو جب تک وہ وصول نہ ہو جائیں اس وقت تک شرعاً ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوتی، لیکن جب وہ وصول ہو جائیں تو جتنے سال گزر چکے ہیں ان تمام پچھلے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی، مثلاً فرض کریں کہ آپ نے ایک شخص کو ایک لاکھ روپیہ قرضہ دے رکھا تھا اور پانچ سال کے بعد وہ

قرضہ آپ کو واپس ملا، تو اگرچہ اس ایک لاکھ روپے پر ان پانچ سالوں کے دوران تو زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں تھی لیکن جب وہ ایک لاکھ روپے وصول ہو گئے تو اب گزشتہ پانچ سالوں کی بھی زکوٰۃ دینی ہوگی، تو چونکہ گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ یک مشت ادا کرنے میں بعض اوقات دشواری ہوتی ہے، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ہر سال اس قرض کی زکوٰۃ کی ادائیگی بھی کر دی جایا کرے، لہٰذا جب زکوٰۃ کا حساب لگائیں تو ان قرضوں کو بھی مجموعی مالیت میں شامل کر لیا کریں۔

قرضوں کی منہائی:

پھر دوسری طرف یہ دیکھیں کہ آپ کے ذمے دوسرے لوگوں کے کتنے قرضے ہیں، اور پھر مجموعی مالیت میں سے ان قرضوں کو منہا کر دیں، منہا کرنے کے بعد جو باقی بچے وہ قابل زکوٰۃ رقم ہے، پھر اس کا ڈھائی فیصد نکال کر زکوٰۃ کی نیت سے ادا کریں، بہتر یہ ہے کہ جو رقم زکوٰۃ کی بنے اتنی رقم الگ نکال کر محفوظ کر لیں، پھر وقتاً فوقتاً اس کو مستحقین میں خرچ کرتے رہیں، بہرحال زکوٰۃ کا حساب لگانے کا یہ طریقہ ہے۔

قرضوں کی دو قسمیں:

قرضوں کے سلسلے میں ایک بات اور سمجھ لینا چاہئے وہ یہ کہ قرضوں کی دو قسمیں ہیں، ایک تو معمولی قرضے ہیں جن کو انسان اپنی ذاتی ضروریات اور ہنگامی ضروریات کے لئے مجبوراً لیتا ہے، دوسری قسم کے قرضے وہ ہیں جو بڑے بڑے سرمایہ دار پیداواری اغراض کے لئے لیتے ہیں، مثلاً فیکٹریاں لگانے یا مشینریاں خریدنے یا مال تجارت امپورٹ کرنے کے لئے قرضے لیتے ہیں، یا مثلاً ایک سرمایہ دار کے پاس پہلے سے دو فیکٹریاں موجود ہیں لیکن اس نے بینک سے قرض لے کر تیسری فیکٹری لگالی، اب اگر اس دوسری قسم کے قرضوں کو مجموعی مالیت سے منہا کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ ان سرمایہ داروں پر ایک پیسے کی بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، بلکہ وہ لوگ الٹے مستحق زکوٰۃ بن جائیں گے، اس لئے کہ ان کے پاس جتنی مالیت کا مال موجود ہے اس سے زیادہ مالیت کے قرضے بینک سے لے رکھے ہیں وہ بظاہر فقیر اور مسکین نظر آرہا ہے، لہٰذا ان قرضوں کے منہا کرنے میں بھی شریعت نے فرق رکھا ہے۔

تجارتی قرضے کب منہا کئے جائیں:

اس میں تفصیل یہ ہے کہ پہلی قسم کے قرضے تو مجموعی مالیت سے منہا ہو جائیں گے اور ان کو منہا کرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور دوسری قسم کے قرضوں میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے تجارت کی غرض سے قرض لیا، اور اس قرض کو ایسی اشیاء کے خریدنے میں استعمال کیا جو قابل زکوٰۃ ہیں، مثلاً اس قرض سے خام مال خرید لیا یا مال تجارت خرید لیا تو اس قرض کو مجموعی مالیت سے منہا کریں گے، لیکن اگر اس قرض کو ایسے اثاثے خریدنے میں استعمال کیا جو نا قابل زکوٰۃ ہیں تو اس قرض کو مجموعی مالیت سے منہا نہیں کریں گے۔

قرض کی مثال:

مثلاً ایک شخص نے بینک سے ایک کروڑ روپے لئے اور اس رقم سے اس نے ایک پلانٹ (مشینری) باہر سے امپورٹ کر لیا، چونکہ یہ پلانٹ قابل زکوٰۃ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ مشینری ہے تو اس صورت میں یہ قرضہ منہا نہیں ہوگا، لیکن اگر اس نے اس قرض سے خام مال خرید لیا تو چونکہ خام مال قابل زکوٰۃ ہے، اس لئے یہ قرض سے منہا کیا جائے گا، کیوں کہ دوسری طرف یہ خام مال ادا کی جانے والی زکوٰۃ کی مجموعی مالیت میں پہلے شامل ہو چکا ہے، خلاصہ یہ ہے کہ نارمل قسم کے قرضے تو پورے کے پورے مجموعی مالیت سے منہا ہو جائیں گے اور جو قرضے پیداواری اغراض کے لئے لئے گئے ہیں اس میں تفصیل ہے کہ اگر اس سے نا قابل زکوٰۃ اثاثے خریدے ہیں تو وہ قرض منہا نہیں ہوگا اور اگر قابل زکوٰۃ اثاثے خریدے ہیں تو وہ قرض منہا ہوگا، یہ انکالنے کے بارے میں احکام تھے۔

زکوٰۃ مستحق کو ادا کریں:

دوسری طرف شریعت نے زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بھی احکام بتائے ہیں، میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ نکالو، نہ یہ فرمایا کہ زکوٰۃ پھینکو، بلکہ فرمایا کہ "اٰتوا الزکوٰۃ" (زکوٰۃ ادا کرو) یعنی یہ دیکھو کہ اس جگہ پر زکوٰۃ جائے جہاں شرعاً زکوٰۃ جانی چاہئے بعض لوگ زکوٰۃ نکالتے تو ہیں لیکن اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ صحیح مصرف پر خرچ ہو رہی ہے یا نہیں، زکوٰۃ نکال کر کسی کے حوالے کر دی اور اس کی تحقیق نہیں کی کہ یہ صحیح مصرف پر خرچ کرے گا یا نہیں؟ آج بے شمار ادارے دنیا میں کام کر رہے ہیں، ان میں بہت سے ادارے ایسے بھی ہونگے جن میں بسا اوقات اس بات کا لحاظ نہیں ہوتا کہ زکوٰۃ کی رقم صحیح مصرف پر خرچ ہو رہی ہے یا نہیں، اس لئے فرمایا کہ زکوٰۃ ادا کرو، یعنی جو مستحق زکوٰۃ ہے اس کو ادا کرو۔

مستحق کون؟

اس کے لئے شریعت نے یہ اصول مقرر فرمایا کہ زکوٰۃ صرف انہی اشخاص کو دی جا سکتی ہے جو صاحب نصاب نہ ہوں، یہاں تک کہ اگر ان کی ملکیت میں ضرورت سے زائد ایسا سامان موجود ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت تک پہنچ جاتا ہے تو بھی وہ مستحق زکوٰۃ نہیں رہتا، مستحق زکوٰۃ وہ ہے جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا کوئی سامان ضرورت سے زائد نہ ہو۔

مستحق کو مالک بنا دیں:

اس میں بھی شریعت کا یہ حکم ہے کہ اس مستحق کو

زکوٰۃ کا مالک بنا کر دو، یعنی وہ مستحق زکوٰۃ اپنی ملکیت میں خود مختار ہو کہ جو چاہے کرے، اسی وجہ سے کسی بلڈنگ کی تعمیر پر زکوٰۃ نہیں لگ سکتی، کسی ادارے کے ملازمین کی تنخواہوں پر زکوٰۃ نہیں لگ سکتی، اس لئے کہ اگر زکوٰۃ کے ذریعہ تعمیرات کرنے اور ادارے قائم کرنے کی اجازت دے دی جاتی تو زکوٰۃ کی رقم سب لوگ کھاپی کر ختم کر جاتے، کیوں کہ اداروں کے اندر تنخواہیں بے شمار ہوتی ہیں، تعمیرات پر لاکھوں کا خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ حکم دیا گیا کہ غیر صاحب نصاب کو مالک بنا کر زکوٰۃ دو، یہ زکوٰۃ فقرأ اور غرباء اور کمزوروں کا حق ہے، لہٰذا یہ زکوٰۃ انہی تک پہنچنی چاہئے، جب ان کو مالک بنا کر دے دو گے تو تمہاری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے:

زکوٰۃ ادا کرنے کا یہ حکم انسان کے اندر یہ طلب اور جستجو خود بخود پیدا کرتا ہے کہ میرے پاس زکوٰۃ کے اتنے پیسے موجود ہیں، ان کو صحیح مصرف میں خرچ کرنا ہے، اس لئے وہ مستحق کو تلاش کرتا ہے کہ کون کون لوگ مستحقین ہیں اور ان مستحقین کی فہرست بناتا ہے، پھر ان کو زکوٰۃ پہنچاتا ہے، یہ بھی انسان کی ذمہ داری ہے کہ اپنے محلے میں ملنے جلنے والوں میں عزیز و اقارب اور رشتے داروں میں، دوست احباب میں جو مستحق زکوٰۃ ہوں ان کو زکوٰۃ ادا کرے، اور ان میں سے سب سے افضل یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ ادا کریں، اس میں ڈبل ثواب ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب بھی ہے اور صلہ رحمی کرنے کا ثواب بھی ہے اور تمام رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں صرف دو رشتے ایسے ہیں جن کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، ایک ولادت کا رشتہ ہے، لہٰذا باپ بیٹے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور بیٹا باپ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا، دوسرا نکاح کا رشتہ ہے، لہٰذا شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی، ان کے علاوہ باقی تمام رشتوں میں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، مثلاً بھائی کو، بہن کو، چچا کو، پھوپھی کو، ماموں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، البتہ یہ ضرور دیکھ لیں کہ وہ مستحق زکوٰۃ ہوں اور صاحب نصاب نہ ہوں۔

بیوہ اور یتیم کو زکوٰۃ دینے کا حکم:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی خاتون بیوہ ہے تو اس کو زکوٰۃ ضرور دینی چاہئے، حالانکہ یہاں بھی شرط یہ ہے کہ وہ مستحق زکوٰۃ ہو اور صاحب نصاب نہ ہو، اگر بیوہ مستحق زکوٰۃ ہے تو اس کی مدد کرنا بڑی اچھی بات ہے، لیکن اگر خاتون بیوہ اور مستحق زکوٰۃ نہیں تو محض بیوہ ہونے کی وجہ سے وہ مصرف زکوٰۃ نہیں بن سکتی، اسی طرح یتیم کو زکوٰۃ دینا اور اس کی مدد کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن یہ دیکھ کر زکوٰۃ دینی چاہئے کہ مستحق کون ہے، لیکن اگر کوئی یتیم ہے مگر وہ مستحق زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ صاحب نصاب ہے تو یتیم ہونے کے باوجود اس کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، ان احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے زکوٰۃ نکالنی چاہئے۔

بینکوں سے زکوٰۃ کی کٹوتی کا حکم:

کچھ عرصے سے ہمارے ملک میں سرکاری سطح پر زکوٰۃ وصول کرنے کا نظام قائم ہے، اس کی وجہ سے بہت سے مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے، کمپنیاں بھی زکوٰۃ کاٹ کر حکومت کو ادا کرتی ہیں، اس کے بارے میں تھوڑی سی تفصیل عرض کر دیتا ہوں۔

جہاں تک بینکوں اور مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ کی کٹوتی کا تعلق ہے تو اس کٹوتی سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے، دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ احتیاطاً ایسا کر لیں کہ یکم رمضان آنے سے پہلے دل میں یہ نیت کر لیں کہ میری رقم سے جو زکوٰۃ کٹے گی وہ میں ادا کرتا ہوں، اس سے اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے دوبارہ زکوٰۃ نکالنے کی ضرورت نہیں۔

اس میں بعض لوگوں کو یہ شبہ رہتا ہے کہ ہماری پوری رقم پر سال پورا نہیں گزرا جب کہ پوری رقم پر زکوٰۃ کٹ گئی، اس کے بارے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہر ہر رقم پر سال گزرنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو اس صورت میں سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے جو بھی رقم آپ کے پاس آئی ہے، اس پر زکوٰۃ کٹی ہے وہ بھی بالکل صحیح کٹی ہے، کیوں کہ اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہو گئی تھی۔

اکاؤنٹ کی رقم سے قرض کس طرح منہا کریں؟

البتہ اگر کسی شخص کا سارا اثاثہ بینک میں ہی ہے، خود اس کے پاس کچھ بھی موجود نہیں ہے، اور دوسری طرف اس کے اوپر لوگوں کے قرضے ہیں تو اس صورت میں بینک تو تاریخ آنے پر زکوٰۃ کاٹ لیتا ہے، حالانکہ اس رقم سے قرضے منہا نہیں ہوتے، جس کے نتیجے میں زیادہ زکوٰۃ کٹ جاتی ہے، اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ یا تو آدمی وہ تاریخ آنے سے پہلے اپنی رقم کو بینک سے نکال لے یا کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھ دے، بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی رقم کرنٹ اکاؤنٹ ہی میں رکھے، سیونگ اکاؤنٹ میں بالکل نہ رکھے، اس لئے کہ وہ سودی اکاؤنٹ ہے اور کرنٹ اکاؤنٹ میں زکوٰۃ نہیں کٹتی، بہرحال زکوٰۃ کی تاریخ آنے سے پہلے وہ رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں منتقل کر دے، جب کرنٹ اکاؤنٹ سے زکوٰۃ نہیں کٹے گی تو آپ اپنے طور پر حساب کر کے قرض منہا کر کے زکوٰۃ ادا کر دیں، دوسرا حل یہ ہے کہ وہ شخص بینک کو لکھ کر دیدے کہ میں صاحب نصاب نہیں ہوں اور صاحب نصاب نہ ہونے کی وجہ سے میرے اوپر زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔

کمپنی کے شیئرز کی زکوٰۃ کاٹنا:

ایک مسئلہ کمپنی کے شیئرز کا ہے جب کمپنی شیئرز پر سالانہ منافع تقسیم کرتی ہے تو اس وقت وہ کمپنی زکوٰۃ

کاٹ لیتی ہے، لیکن کمپنی ان شیئرز کی جو زکوۃ کاٹتی ہے وہ اس شیئرز کی فیس ویلیو (Face Value) کی بنیاد پر زکوۃ کاٹتی ہے، حالانکہ شرعاً ان شیئرز کی مارکیٹ قیمت پر زکوۃ واجب ہے، لہٰذا فیس ویلیو پر جو زکوۃ کاٹ لی گئی ہے وہ تو ادا ہوگئی، البتہ فیس ویلیو اور مارکیٹ ویلیو کے درمیان جو فرق ہے اس کا آپ کو اس بنیاد پر حساب کرنا ہوگا جس کی تفصیل شیئرز کی زکوۃ کے بارے میں بیان کی گئی ہے، مثلاً ایک شیئرز کی فیس ویلیو پچاس روپے تھی اور اس کی مارکیٹ ویلیو ساٹھ روپے ہے تو اب کمپنی والوں نے پچاس روپے کی زکوۃ ادا کر دی، لہٰذا دس روپے کی زکوۃ آپ کو الگ سے نکالنی ہوگی، کمپنی کے شیئرز اور این آئی ٹی یونٹ دونوں کے اندر یہی صورت ہے، لہٰذا جہاں کہیں فیس ویلیو پر زکوۃ کٹتی ہے، وہاں مارکیٹ کا حساب کر کے دونوں کے درمیان جو فرق ہے اس کی زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

زکوۃ کی تاریخ کیا ہونی چاہئے؟

ایک بات سمجھ لیں کہ زکوۃ کے لئے شرعاً کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے اور نہ کوئی زمانہ مقرر ہے کہ اس زمانے میں یا اس تاریخ میں زکوۃ ادا کی جائے، بلکہ ہر آدمی کی زکوۃ کی تاریخ جدا ہوتی ہے، شرعاً زکوۃ کی اصل تاریخ وہ ہے جس دن آدمی پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنا، مثلاً ایک شخص یکم محرم الحرام کو پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنا تو اس کی زکوۃ کی تاریخ یکم محرم الحرام ہوگئی، اب آئندہ ہر سال اس کو یکم محرم الحرام کو اپنی زکوۃ کا حساب کرنا چاہئے، لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کو یہ یاد نہیں رہتا کہ ہم کس تاریخ کو پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنے تھے، اس لئے اس مجبوری کی وجہ سے وہ اپنے لئے کوئی ایسی تاریخ زکوۃ کے حساب کی مقرر کر لے جس میں اس کے لئے حساب لگانا آسان ہو، پھر آئندہ ہر سال اسی تاریخ کو زکوۃ کا حساب کر کے زکوۃ ادا کرے، البتہ احتیاطاً کچھ زیادہ ادا کریں۔

کیا زکوۃ کی ادائیگی کے لئے رمضان کی کوئی تاریخ مقرر کر سکتے ہیں؟

عام طور پر لوگ رمضان المبارک میں زکوۃ نکالتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے، لہٰذا زکوۃ بھی چونکہ فرض ہے اگر رمضان المبارک میں ادا کریں گے تو اس کا ثواب بھی ستر گنا ملے گا، یہ بات اپنی جگہ درست ہے اور یہ جذبہ بہت اچھا ہے، لیکن اگر کسی شخص کو اپنے صاحب نصاب بننے کی تاریخ معلوم ہے تو شخص اس ثواب کی وجہ سے وہ شخص رمضان کی تاریخ مقرر نہیں کر سکتا لہٰذا اس کو چاہئے کہ اسی تاریخ پر اپنی زکوۃ کا حساب کرے، البتہ زکوۃ کی ادائیگی میں یہ کر سکتا ہے کہ اگر تھوڑی تھوڑی زکوۃ ادا کرتا رہے اور باقی جو بچے اس کو رمضان المبارک میں ادا کرے، البتہ اگر تاریخ یاد نہیں ہے تو پھر گنجائش ہے کہ رمضان المبارک کی کوئی تاریخ مقرر کر لے، البتہ احتیاطاً زیادہ ادا کر دے تاکہ اگر تاریخ کے آگے پیچھے ہونے کی وجہ سے جو فرق ہو گیا ہو وہ فرق بھی پورا ہو جائے۔

پھر جب ایک مرتبہ جو تاریخ مقرر کر لے تو پھر ہر سال اسی تاریخ کو اپنا حساب لگائے اور یہ دیکھے کہ اس تاریخ میں میرے کیا کیا اثاثے موجود ہیں تو اسی تاریخ کی سونے کی قیمت لگائے، اگر شیئرز ہیں تو اسی تاریخ کی ان شیئرز کی قیمت لگائے، اگر اسٹاک کی قیمت لگانی ہے تو اسی تاریخ کی اسٹاک کی قیمت لگائے اور پھر ہر سال اسی تاریخ کو حساب کر کے زکوۃ ادا کرنی چاہئے، اس تاریخ سے آگے پیچھے نہیں کرنا چاہئے۔ ☆☆☆

مولانا قاضی احسان احمد کی پھوپھی صاحبہ کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست

کراچی ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے قدیم رکن، مجلس کی مالیتی کمیٹی کے ممبر جناب قاضی فیض احمد صاحب کی ہمشیرہ محترمہ اور مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پھوپھی صاحبہ گزشتہ دنوں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے اس دار فانی سے کوچ فرما کر دار ابدی سدھار گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دین داری خاندانی وراثت میں ملی، جس کی بدولت نیکی، تقویٰ، حصول علم کی فکر اور دین و مذہب سے خصوصی لگاؤ تھا۔ اللہ جل شانہ نے نیک صالح اولاد کی نعمت سے مالا مال کیا۔ دو بچے حافظ قرآن، ایک بچی عالمہ کے اعزاز سے نوازی گئی۔ جو در اصل ان کا سرمایۂ آخرت ہے۔ اہل محلہ کے سینکڑوں بچے اور بچیوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھایا۔ رب کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے، ان کی حسنات کو شرف قبولیت نصیب فرمائے اور ان کی کوتاہیوں سے محض اپنے فضل و کرم سے درگزر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، محمد انور رانا، سید انوار الحسن، کمال شاہ اور دیگر احباب و کارکنان نے مولانا قاضی احسان احمد کی پھوپھی صاحبہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، تمام مبلغین ختم نبوت اور دیگر علمائے کرام نے قاضی احسان احمد سے اظہار تعزیت کی اور مرحومہ کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔ باتوفیق قارئین سے مرحومہ اور جملہ مسلمان مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے، حق تعالیٰ شانہ اپنی رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے۔ بچوں اور بچیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیانی کافر کیوں...؟

مولانا محمد مجاہد مختار

ختم نبوت کا مطلب .... قادیانیوں سے مراد.... اور قادیانی کافر کیوں ہیں؟ یہ تینوں سوال ایسے ہیں کہ جن کے جوابات تمام مسلمانوں کو سورۂ فاتحہ کی مانند یاد ہونے چاہئیں۔ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کو ختم فرمادیا، اب کسی شخص کو خواہ وہ کتنا ہی متقی وصالح کیوں نہ ہو اس کو نبوت نہیں مل سکتی، کیونکہ ہمارے آقا ومولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوچکی ہے، اس بات کی تائید قرآن مجید کی سو آیات اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسو دس احادیث مبارکہ سے ہوتی ہے اور اسی بات پر تمام صحابہ کرامؓ تمام تابعینؒ و تبع تابعینؒ بلکہ پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے اور یہ کہ مسلمان کا عقیدہ ہے جس کے بغیر مسلمان، مسلمان نہیں رہتا بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ یہ تو ہوا ختم نبوت کا مطلب، اب آتے ہیں قادیانیوں کی جانب کہ یہ کون لوگ ہیں؟

قادیانیوں یا مرزائیوں سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹے دعاوی کے انبار لگادیے، کبھی مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تو کبھی محدث کا، کبھی مہدی ہونے کا تو کبھی مسیح موعود بن بیٹھا، اپنی کتابوں میں کہیں ابن مریم ہونے کا دعویٰ کرتا نظر آیا اور کہیں خود خدا ہونے کا راگ الاپتا نظر آتا ہے، قصہ مختصر یہ کہ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مستقل اور صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کردیا اور بعض جاہل لوگ اس کے پیچھے چل دیے، چنانچہ بعض نے تو اس کو اپنا آخری نبی بنالیا اور بعض نے اس کو مسیح موعود گردانا جیسے لاہوری گروپ نتیجہ دونوں کا برابر کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی کو مدار نجات ٹھہرایا ہے، اسی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والوں کو قادیانی یا مرزائی کہا جاتا ہے۔

اگلا سوال یہ کہ قادیانی یا مرزائی کافر کیوں ہیں؟ ان کی وجوہ کفر کیا ہیں؟ آئیے اب وہ ملاحظہ فرمائیں:

۱:... قادیانیوں کے کافر ہونے کی سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا نبی مانتے ہیں، یعنی مسلمانوں کے نبی اور رسول حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ مرزائیوں کا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

(ملاحظہ ہو: دافع البلاء، ص:۱۱، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۱)

یہ تو ہر کوئی سمجھتا ہے کہ نبی کے بدلنے سے قوم اور مذہب بھی بدل جاتا ہے، لہٰذا یہی وجہ ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہلاتے ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اپنے آپ کو امت احمدیہ کہلواتے اور لکھواتے ہیں، گویا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار احمدی ہیں، حالانکہ ان کو احمدی کہنا بھی درست نہیں، کیونکہ ہمارے پیغمبر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ''احمد'' بھی ہے۔ اب فیصلہ قارئین فرمائیں کہ ان قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک گروہ یا طبقہ یا مسلک سمجھنا کتنی بڑی ناسمجھی کی بات ہے۔

۲:... تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہوچکی ہے، اس پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے، یہ اسلام کا اساسی اصول اور بنیادی عقیدہ ہے جس میں کسی اسلامی فرقہ کو اختلاف نہیں، جبکہ مرزائی یہ کہتے ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی نہیں، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی آخری نبی ہے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کہتا ہے کہ:

''نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔''

(براہین احمدیہ پنجم: ۱۳۹، خزائن، ص:۳۰۶، ج:۲۱)

قادیانیوں کے کفر کی یہ دوسری وجہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یعنی آخری نبی نہیں مانتے بلکہ آپ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی گردانتے ہیں، اب خود ہی فیصلہ کریں کہ جو شخص قرآن مجید کی تقریباً سو آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ مسلمان ہے یا کافر؟

۳:... تیسری وجہ یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اخروی نجات کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا کافی ہے، جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ:

''نجات کا دار ومدار مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے میں ہے۔''

(اربعین نمبر ۴، خزائن، ص:۴۳۵، ج:۱۷)

اور ان قادیانیوں کا مزید عقیدہ ملاحظہ ہو:

''اور جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان

نہ لائے وہ کافر ہے اور ابدی جہنم کا مستحق ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، ج:۳، ص:۲۷۵، حقیقۃ الوحی، ص:۱۶۳، خزائن ص:۱۶۷، ج:۲۲)

مزید یہ بھی ہے کہ نہ اس کے ساتھ نکاح جائز (برکات خلافت، ص:۷۵) اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ درست ہے۔ (انوار خلافت، ص:۹۳)

مزید لکھا گیا ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کے علاوہ دنیا کے پچاس کروڑ مسلمان کافر اور اولاد الزنا ہیں، دیکھو۔

(آئینہ کمالات اسلام ص:۵۴۸، خزائن ص:۵۴۸، ج:۵)

یہی وجہ تھی کہ چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہ پڑھا، کیونکہ اس کے نزدیک قائد اعظم کافر اور جہنمی تھے جیسا کہ اس نے بعد میں اس کا اظہار بھی کیا، مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن وحدیث کے ایک ایک حرف پر بھی عمل کرے، مگر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانے تو وہ ایسا ہی کافر ہے جیسے یہود اور نصاریٰ اور دیگر کفار اور مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام منکر اولاد الزنا ہیں۔ (قادیانی مذہب، ص:۱۳۲)

ہمارے مسلمان بھائی ملاحظہ فرمائیں کہ یہ مرزا قادیانی کی وہ لغویات ہیں کہ جن کی لپیٹ میں تیرہ سو سال کے تمام اکابر اور ہماری جمیع بزرگ ہستیاں آجاتی ہیں۔

مسلمانوں کے نزدیک اخروی نجات صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر موقوف ہے جبکہ قادیانیوں کے نزدیک آخرت میں نجات کا دارومدار مرزا غلام احمد قادیانی کی اتباع پر ہے اور تمام مسلمان مرزا قادیانی پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ’’دائرہ اسلام‘‘ سے خارج ہیں۔ اب میں اپنے مسلمان بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ قادیانیوں کی اس ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

۴:... تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی وہی تفسیر معتبر ہے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کا درجہ ہے، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی جو تفسیر میں (مرزا قادیانی) بیان کروں، وہی معتبر ہے، اگرچہ وہ تفسیر تمام احادیث متواترہ اور صحابہ کرامؓ وتابعینؒ اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مفسرین ومحدثین کے خلاف ہو۔

(اعجاز احمدی، ص:۳۰، خزائن ص:۱۴۰، ج:۱۹)

اور مرزائی بھی صرف اپنے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی ہی بیان کردہ تفسیر مانتے ہیں، اگرچہ وہ تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی بیان کردہ تفسیر کے ہی مخالف کیوں نہ ہو۔

(اعجاز احمدی، ص:۳۰، خزائن ص:۱۴۰، ج:۱۹)

۵:... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم معجزہ ہے یعنی حد اعجاز کو پہنچا ہوا ہے، کوئی بھی اس کا مثل نہ لا سکا اور نہ ہی لا سکتا ہے۔ خود حق تعالیٰ شانہ نے بھی قرآن کریم میں اس کا اظہار فرمایا ہے، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی جماعت کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام بھی معجزہ ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ’’تذکرہ‘‘ کو قرآن مجید کی طرح معجزہ قرار دیتا ہے۔ مرزائیوں اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا کی وحی پر ایمان لانا اسی طرح فرض ہے کہ جس طرح قرآن مجید پر ایمان لانا فرض ہے اور جس طرح قرآن مجید کی تلاوت عبادت ہے، اسی طرح مرزا غلام قادیانی کی وحی اور الہامات کی تلاوت بھی عبادت ہے۔ (خطبہ عید مرزا محمود مندرجہ الفضل قادیان، ج:۱۵ نمبر۷۵، ص:۶ مورخہ ۳ راپریل ۱۹۲۸ء)

اب ظاہر ہے کہ قرآن مجید کے بعد اگر کسی اور کتاب پر بھی ایمان لانا فرض ہو تو پھر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب نہ ہوئی اور جو شخص بھی قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب نہ مانے تو وہ کافر ہے اور جو قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی کتاب تو مانے لیکن ساتھ ہی مرزا کی کتاب ’’تذکرہ‘‘ کو قرآن کے مقابلے میں لائے تو اس کے کافر ہونے میں کیا شک ہے؟

۶:... مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حجت ہے اور اس کا اتباع ہر مسلمان پر فرض اور واجب ہے ’’من یطع الرسول فقد اطاع اللہ‘‘ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ جو حدیث نبوی میری وحی کے موافق نہ ہو اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔ مرزا حدیث نبوی کے بارے میں لکھتا ہے:

’’جو شخص حکم ہو کر آیا ہے، اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔‘‘

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص:۱۰، خزائن ص:۵۱، ج:۱۷)

’’... اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔‘‘

(اعجاز احمدی، ص:۳۰، خزائن ص:۱۴۰، ج:۱۹)

جو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی زیادہ توہین کرتے ہیں وہ لوگ کس منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر اصرار کرتے ہیں؟ درحقیقت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام ماننے والے سب کافر ہیں۔

۷:... قرآن مجید اور احادیث طیبہ جہاد کی ترغیب اور اس کے احکام سے بھرے ہوئے ہیں، جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جہاد شرعی میرے آنے سے منسوخ ہو گیا ہے اور انگریزوں کی اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے اور انگریزوں سے جہاد کرنا حرام قطعی ہے دیکھئے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص:۲۷، خزائن ص:۷۷، ج:۱۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ اور قادیانیوں کا یہ عقیدہ بھی ان کے کفر کی ایک بڑی وجہ ہے، اسی لئے علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ: ’’قادیانی اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار ہیں۔‘‘

۸:... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، خاتم النبیین ہیں، آپؐ کے بعد آنے والا خواہ کتنا ہی صالح و متقی کیوں نہ ہو وہ انبیاء، مرسلین سے افضل اور بہتر نہیں ہوسکتا، جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں تمام انبیاء کرام سے افضل ہوں۔ (معاذ اللہ)۔ (ملاحظہ ہو درثمین فارسی ص:۲۸۷،۲۸۸، نزول المسیح، ص:۹۹، خزائن ص:۴۷۷، ج:۱۸)

۹:... قرآن کریم اور حدیث نبوی کی تعلیمات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے رسول اور برگزیدہ بندے ہیں اور بغیر باپ کے حضرت مریم صدیقہؓ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے اور صاحب معجزات تھے، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ سے افضل ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، ص:۲۰، خزائن ص:۲۴۰، ج:۱۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں جو مغلظات اور بازاری گالیاں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھی ہیں، ان کے تصور سے ہی کلیجہ شق ہوتا ہے، بطور نمونہ مرزا کی کتاب کی عبارت ملاحظہ ہو۔

مرزا لکھتا ہے:

’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۷، خزائن ص:۲۹۱، ج:۱۱)

مزید ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۵، خزائن ص:۲۸۹، ج:۱۱)

۱۰:... تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء، مرسلین سے افضل ہیں، جبکہ مرزا قادیانی کبھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی عین محمد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہوں (نعوذ باللہ) یہ ملعون کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف تین ہزار تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص:۴۰، خزائن ج:۱۷، ص:۱۵۳)

اور مرزا غلام احمد قادیانی کے معجزات کی تعداد (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۵۶، خزائن ص:۷۲، ج:۲۱) میں دس لاکھ بتائی ہے، گویا معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرزا قادیانی سے شان اور مرتبہ میں کم ہیں، مرزائی مزید گستاخی اور جرأت دیکھیں کہتا ہے کہ: قرآن مجید میں جو آیتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہیں وہ میرے بارے میں اتری ہیں، مثلاً:

۱:... ’’سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ... الخ‘‘... اس آیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ معراج کا ذکر ہے، لیکن مرزا کہتا ہے کہ یہ میرے بارے میں اتری ہے۔‘‘

(تذکرہ ص:۷۹،۲۷۵،۳۳۵ طبع:۳)

۲:... ’’ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ... الخ‘‘ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ آیت مجھ پر اتری ہے۔

(تذکرہ ص:۶۸،۳۶۰،۳۹۴،۳۹۵،۶۳۳ طبع سوم)

اسی طرح مکہ اور مدینہ کے مقابلے میں قادیان کو لے آیا ہے اور کہتا ہے:

’’قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ ص:۵۵۸، حاشیہ در حاشیہ خزائن ص:۶۶۷، ج:۱)

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو ص:۵۲، مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی)

’’قادیان میں حاضری بمنزلہ حج کے ہے۔‘‘ (برکات خلافت ص:۵،۶)

مرزا کی بھونڈی شکل کو دیکھنے والے مرزائیوں کے نزدیک صحابہ ہیں۔ معاذ اللہ۔

(خطبہ الہامیہ ص:۱۷۱، خزائن ص:۲۵۸،۲۵۹، ج:۱۶)

’’مرزا کے خاندان کو اہل بیت اور خاندان نبوت اور مرزا قادیانی کی بیویوں کو ازواج مطہرات کہا جاتا ہے۔‘‘

(سیرت المہدی ص:۱۱۷، ج:۲)

قارئین کرام نے ملاحظہ کیا کہ کس طرح مرزائی مذہب نے اسلام کے اصول اور قطعیات ہی کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اب کوئی بھی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک نہیں۔ یہ جماعت بہ نسبت یہود و نصاریٰ اور ہنود کے اہل اسلام سے زیادہ بغض و عداوت رکھتی ہے، جو مسلمان مرزا قادیان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے، اس کے ساتھ کوئی تعلق جائز نہیں ہے۔

آج ہم اپنے نوجوانوں کو دینی تعلیم دلوانے کی فکر نہیں کرتے جس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ہماری اکثریت دین اور اصول دین سے بے خبر اور عربی زبان سے ناواقف ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی اسلام کے بنیادی عقائد سے ناواقفیت اور اسلامی تعلیمات کے فقدان کی وجہ سے اہل باطل اور قادیانیوں کے دھوکا و فریب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

یہ مختصر چند باتیں میں اپنے ان تعلیم یافتہ بھائیوں اور بہنوں کی نذر کرتا ہوں کہ جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے اور ان سے متاثر نظر آتے ہیں۔ ☆☆☆

مبارک ہو مہینہ خیر کا ماہِ صیام آیا!

مبارک ہو مہینہ خیر کا ماہِ صیام آیا!
زہے تقدیر یہ سارے مہینوں کا امام آیا

جھکاؤ سر عبادت کا مہینہ آن پہنچا ہے
صفیں باندھو پے سجدہ کہ یہ ذی احترام آیا

اترتے ہیں زمیں پر صف بہ صف زمرے ملائک کے
مبارک ساعتیں لے کر مہینہ ذوالکرام آیا

ہر اک سُو دور دورہ تھا جہاں میں تیرہ بختی کا
مٹانے ظلمتوں کو عرش سے حق کا کلام آیا

بقدرِ تشنگی پائی ہے مے ایمان والوں نے
بقدرِ ظرف ان کے واسطے رحمت کا جام آیا

سحر کے وقت اٹھے سنتِ سرورؐ ادا کرلی
کیا افطار روزہ خیر سے جب وقت شام آیا

گئے گیارہ مہینے اب نزولِ فضل باری ہے
برائے امتِ مرحوم بخشش کا پیام آیا

سنایا تو نے مژدہ نعمتوں کا اہل ایماں کو
جزاک اللہ غازیؔ تابہ لبِ حسن کلام آیا!

مسلم غازی

قادیانی دھوکا

مولانا قاضی احسان احمد

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک کارکن کے توسط سے چند قادیانیوں سے گفتگو کا اتفاق ہوا، جس میں قادیانیوں کی عادت کے مطابق مختلف امورز یر بحث آئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات بھی زیر بحث آئی، جس کو سن کر وہ قادیانی جزبز اور ماتھے پر تیور سجانے لگے، دوران گفتگو مرزا غلام احمد قادیانی کی قبیح عادات سے متعلق حوالہ پیش کیا جاتا تو قادیانی مناظر اس کی غلط اور بے جا توجیہ کرنے اور مرزا کی پشت ڈھانکنے کی کوشش کرتے جس کو سن کر مجلس میں موجود مسلمان اور قادیانی خود حیران ہوتے کہ یہ قادیانی مناظر کیا کہہ رہا ہے؟ اس طرح کیسے ہوسکتا ہے؟ تاہم جہاں دوران گفتگو اور بہت سی باتیں ہوئی ان میں سے ایک بات جو آج کی مجلس میں ہدیہ قارئین کرنا چاہتا ہوں وہ قادیانیوں کا پرانا دھوکا، فریب اور دجل ہے جو اکثر و بیشتر قادیانی اپنے قادیانیوں کو طفل تسلی دینے اور کمزور عقیدہ مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے اختیار کرتے ہیں ہم اس مجلس میں اس دجل کا ذکر کرکے قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا شافی، کافی اور مدلل جواب پیش خدمت کریں گے۔

قادیانی دھوکا:

قرآن کریم کی (سورۃ النساء:۶۹) "ومن یطع اللّٰہ والرسول فاؤلئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً۔"

قادیانی استدلال:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ نبی ہوں گے، صالح ہوں گے، گویا کہ اس آیت مبارکہ میں چار درجات ملنے کا ذکر ہے یعنی نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت، اگر صدیقیت، شہادت اور صالحیت کا درجہ مل سکتا ہے تو پھر نبوت بھی حاصل ہوسکتی ہے تین درجات کو جاری ماننا اور ایک کو بند ماننا یہ درست نہیں ہے، لہٰذا نبوت جاری ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتے ہیں؟

مندرجہ بالا ترجمہ وتفسیر میں قادیانی دجل کا پردہ چاک کرنے سے پہلے ایک بات بطور اصول اور ضابطہ کے ذہن نشین فرمائیں کہ دلائل کی دنیا میں قادیانیوں کے پاس قرآن وسنت کی روشنی میں ایک دلیل بھی ایسی نہیں ہے کہ جس سے وہ اپنے باطل، من گھڑت، دجالی نظریہ کو ثابت کرسکیں، سوائے شکوک و شبہات اور پراگندگی کے قادیانی لٹریچر میں عقل و دانش کی کوئی رمق نہیں ہے۔

آیئے اب اس آیت کی مکمل تشریح، قادیانی دھوکا کا مسکت جواب ملاحظہ فرمائیں اور اپنے قلب و جگر کو نور ایمان سے منور اور روشن فرمائیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے ذیل میں اپنی شہرۂ آفاق تفسیر "تفسیر عثمانی" میں لکھتے ہیں:

"نبی وہ ہیں جن پر اللہ کی طرف سے وحی آئے، یعنی فرشتہ ظاہر میں آکر پیغام کہہ جائے اور صدیق وہ کہ جو پیغام اور احکام خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کو آئے، ان کا جی آپ ہی اس پر گواہی دے اور بلا دلیل اس کی تصدیق کرے اور شہید وہ کہ پیغمبروں کے حکم پر جان دینے کو حاضر ہیں اور صالح اور نیک بخت وہ کہ جن کی طبیعت نیکی ہی پر پیدا ہوئی ہے، اور بری باتوں سے اپنے نفس اور بدن کی اصلاح اور صفائی کرچکے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ چار قسمیں مذکورہ جوامت کے باقی افراد سے افضل ہیں ان کے ماسوا جو مسلمان ہیں اور درجہ میں ان کے برابر نہیں لیکن اللہ اور رسول کی فرمانبرداری میں مشغول ہیں وہ لوگ بھی انہی کی شمار اور ذیل میں لئے جائیں گے اور ان حضرات کی رفاقت بہت ہی خوبی اور فضیلت کی بات ہے۔ اس کو کوئی حقیر نہ سمجھے۔ فائدہ: اس آیت میں اشارہ ہوگیا کہ منافقین جن کا ذکر پہلے سے ہورہا ہے وہ اس رفاقت اور معیت سے محروم ہیں۔ یعنی اللہ اور رسول کے حکم ماننے والوں کو انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی رفاقت میسر آئی اللہ کا بڑا انعام اور اس کا محض فضل ہے ان کی اطاعت کا معاوضہ نہیں جس سے منافقین بالکل محروم ہیں اور اللہ کافی ہے جاننے والا اور خبر رکھنے والا۔ وہ ہر ایک مخلص اور منافق اور ہر مطیع کی طاعت اور اس کے استحقاق اصلی اور مقدار فضل کو بالتفصیل جانتا ہے تو اب کسی کو ان امور کی تفاصیل کی وجہ سے وعدۂ الٰہی کے پورا ہونے میں خلجان پیدا نہ ہو۔"

(تفسیر عثمانی ص:۱۱۴)

الف:۔۔۔ آیت مبارکہ کے الفاظ میں غور کرنے سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے پر انعامات ملنے کا ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اطاعت تم کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس

اطاعت وفرمانبرداری کے صلہ میں انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہدا اور صالحین، نیکوکاروں کی معیت اور رفاقت جنت میں نصیب فرمائیں گے، جیسے آیت کے آخری حصہ سے واضح ہو رہا ہے: ”وحسن اولئک رفیقا۔“ اطاعت، تابعداری، پیروی کرنے والے ان چار مقامات کے حاملین کے ساتھ ہوں گے، بس صرف اور صرف اتنا مقصود ہے۔

ب:... آیت مذکورہ میں صرف معیت اور رفاقت مراد ہے اور معیت بھی آخرت کی مراد ہے نہ کہ دنیا کی، اس لئے کہ معیت فی الدنیا ہر مومن کو حاصل نہیں، اس لئے کہ زمانہ اور وقت ایک نہیں ہے، ایک دوسرے سے جدا اور مختلف اوقات میں دنیا میں آئے ہیں، چنانچہ امام جلال الدین سیوطیؒ اپنی تفسیر ”جلالین“ میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”آپؐ جنت کے بلند و بالا مقام پر ہوں گے اور ہم جنت کے نیچے درجات میں ہوں گے، تو آپؐ کی زیارت کیسے ہوگی؟ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: صحابہ کرامؓ کی اس عرضداشت پیش کرنے کے بعد یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ”من یطع اللہ والرسول.... الخ“

معلوم ہوا چونکہ صحابہ کرامؓ نے جنت میں ملاقات کی بات پیش فرمائی، رب کریم نے ملاقات و زیارت کا نسخہ تجویز فرمادیا کہ ملاقات، شرف لقا، زیارت کوئی مشکل نہیں، اطاعت، پیروی، اتباع تمہارے ذمہ، نبیوں، صدیقوں، شہدا اور صالحین سے ملانا میرا کام، معیت فی الجنۃ مراد ہے، بہت واضح اور آسان بات ہے۔

باقی رہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت تو وہ کسی رنگ اور نسل سے مشروط اور موقوف نہیں ہے وہ تو ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جو نورِ ایمان سے منور، اخلاق حسنہ سے مزین ہوگا۔ چنانچہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اپنی تفسیر ”معارف القرآن“ (ج:۲، ص:۴۶۹) پر رقم طراز ہیں:

”طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ایک حبشی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور فرمایا کہ آپ ہم سب سے ہر اعتبار سے افضل و بہتر ہیں، نبوت اور رسالت کی وجہ سے ممتاز ہیں، تو کیا اب میں بھی اس چیز پر ایمان لے آؤں جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں؟ اور وہی عمل کروں جو آپ کرتے ہیں، تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوسکتا ہوں؟ پاک پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم اپنی حبشیانہ شکل پر نہ جاؤ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں کالے رنگ کے حبشی سفید اور حسین ہوجائیں گے اور ایک ہزار سال کی مسافت سے چمکیں گے۔“

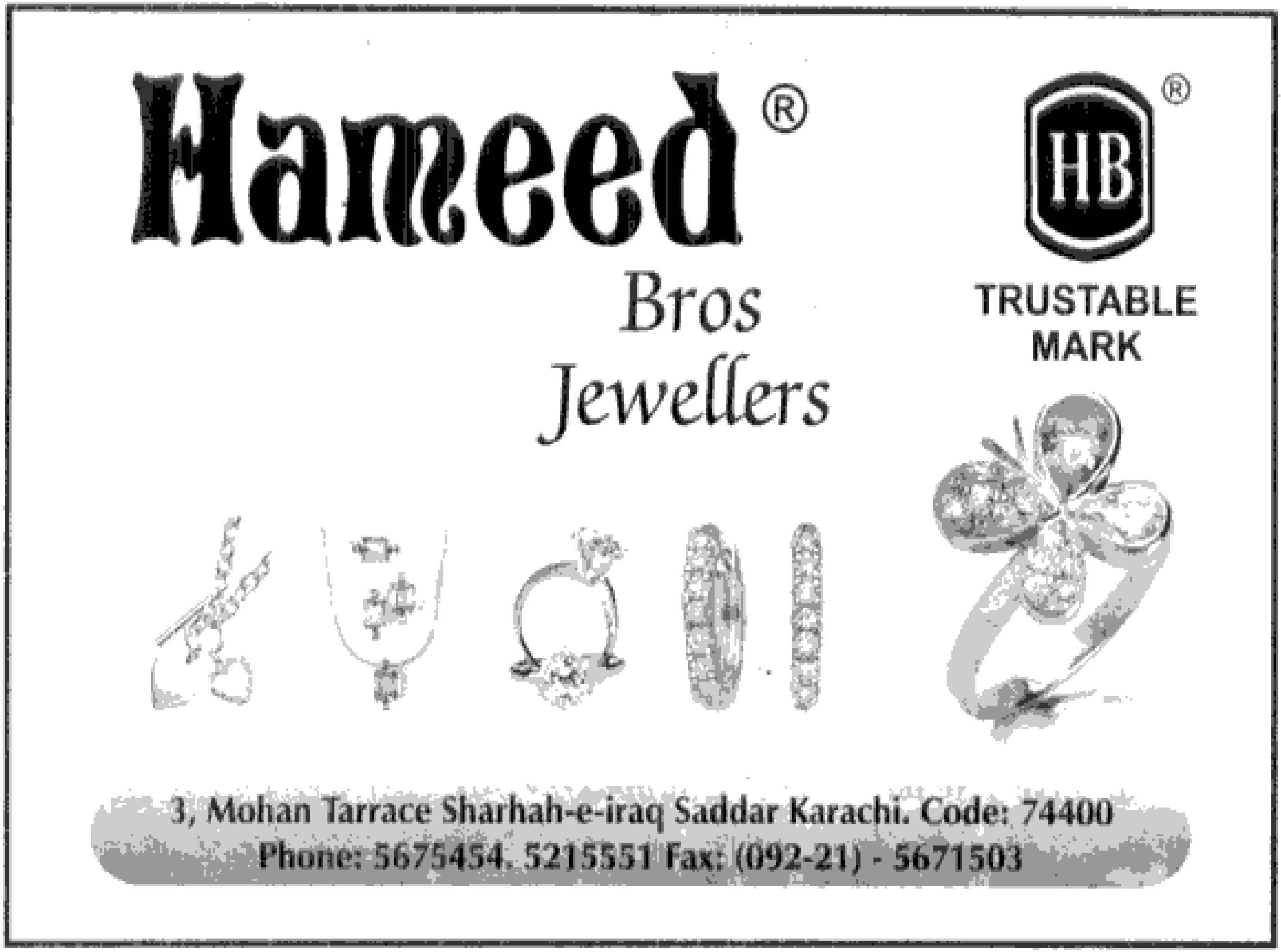

اسی طرح امام فخرالدین رازیؒ نے اس آیت کے تحت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی بے چینی اور بے قراری کا تذکرہ کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے بغیر کیسے رہ سکیں گے؟ تو ان کی اس جاں نثاری اور فدا کاری پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے بھی واضح ہوا کہ اس میں آخرت میں ملاقات، معیت کا بیان ہے نہ کہ دنیا میں کسی قسم کا درجہ ملنے کا۔

اسی طرح احادیث مبارکہ پر نظر ڈالیں تو وہاں بھی معیت اور رفاقت مراد ہے جو واضح ہے، حدیث کے الفاظ سے جیسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث، وہ فرماتے ہیں: آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ رب العزت کی رضا و خوشنودی کے لئے قرآن کریم کی ایک ہزار آیات تلاوت کرے وہ قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہداؑ و صالحین کے ساتھ بہترین رفاقت میں ہوگا۔ (الحدیث)

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا تاجر، امانت دار (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہداؑ کے ساتھ ہوگا۔ (الحدیث)

ان دونوں روایات کے مفہوم کی روشنی میں آپ غور فرمائیں معیت، رفاقت، ہمسائیگی، پڑوس ملنے کا تذکرہ ہے۔

باقی قادیانی بتائیں کہ قرآن کریم کی ایک ہزار آیات تلاوت کرنے والے، سچے امانت دار، دیانت دار، مخلص کتنے تاجر اور قاری ایسے ہیں جو اب تک نبی بنے ہیں؟

قرآن کریم کے حافظ و قاری جو ہر وقت تلاوت قرآن کرتے ہیں، وہ تو سب کے سب اس حدیث پاک کی روشنی میں بقول (قادیانیوں) کے نبی بن جانے چاہئیں جبکہ ایسا نہیں ہے تو ظاہر ہوا کہ یہاں معیت سے مراد تعلق، قرابت اور دوستی ہے۔ واللہ اعلم۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ اس آیت میں درجات ملنے کا ذکر ہے جن میں نبوت بھی ہے، تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ قرآن کریم کی جن آیات میں درجات ملنے کا ذکر ہے، ان میں کسی ایک آیت میں بھی نبوت ملنے کا ذکر موجود نہیں ہے۔

جیسے سورۃ حدید:۱۹: ”والذین آمنوا باللّٰہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم “... اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر وہی ہیں سچے ایمان والے اور لوگوں کا احوال بتلانے والے اپنے رب کے پاس...

سورۂ عنکبوت:۹: ”والذین آمنوا وعملوا الصالحات لندخلنھم فی الصلحین “... اور جو لوگ یقین لائے اور بھلے کام کئے ہم ان کو داخل کریں گے نیک لوگوں میں...

ان آیات میں درجات ملنے کا ذکر ہے مگر کسی آیت میں نبوت مل جانے کی کوئی صراحت اور وضاحت نہیں ہے۔ زیر بحث آیت پر ہی قادیانی غور کریں اور حق کو تلاش کرنے کی فکر کریں، شاید ان کے لئے حق واضح ہو جائے، وہ یہ کہ اس آیت میں لفظ ”من“ عام ہے ”جو کوئی بھی“ اللہ اور اس کے اصول کی اطاعت کرے، تو کیا قادیانی بتا سکتے کہ اس میں بچے، بوڑھے، جوان مرد و عورت سب شامل ہیں تو بچوں میں سے کتنے نبی ہوئے؟ عورتیں اطاعت کر کے کتنی نبیہ بنیں، مرد اطاعت کر کے کتنے نبی بنے ہیں؟ عجیب بات ہے اتنی عام فہم بات قادیانیوں کی سمجھ میں نہیں آئی۔

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کا نام پانے کے لئے حضور کے بعد صرف مرزا غلام احمد قادیانی کو ہی مخصوص کیا گیا ہے، گویا مرزا غلام احمد قادیانی ہی صرف اس قابل ہے کہ اس کو نبوت دی جائے تو قادیانی بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ بھی کوئی ایسا گزرا ہے، جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہو؟ اگر گزرا ہے تو پھر اس کو نبوت ملی ہے یا نہیں؟ اور اگر مرزے کے علاوہ کوئی بھی اطاعت گزار اور فرمانبردار نہیں گزرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت جن میں خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور چودہ صدیوں کے اکابرین اور صالحین امت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ایسے برگزیدہ اور رشک ملائک ہستیوں میں سے کسی کو نبوت نہیں ملی۔ اس سے معلوم ہوا ہوگا کہ نبوت و رسالت اتباع اور اطاعت و فرمانبرداری سے نہیں ملتی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم اور انتخاب ہے۔

☆☆.............☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA & SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

تاجدار ختم نبوت کانفرنس سیدوالا

ننکانہ صاحب.... (رپورٹ: عبدالنعیم) شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا عزیز الرحمن ثانی کے ہمراہ ۸؍رجب المرجب مطابق ۲۱؍جون بعد از نماز عصر ملتان سے براستہ فیصل آباد سیدوالا تشریف لائے۔ جڑانوالہ روڈ پر حافظ مشتاق احمد انبالوی، مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قاری محمد رمضان حیدری، رانا محمد عدنان فیصل اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا استقبال کیا۔ مولانا حیات، حافظ مشتاق احمد کو اپنے ہمراہ لے کر سیدوالا سے ۹،۸ کلومیٹر دور چک نمبر ۶۳/۱۵ اٹھی والا تشریف لے گئے، جہاں پر مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب، مجاہد ختم نبوت حاجی عبدالحمید رحمانی، رانا محمد اکرم، مہر شوکت علی آف ننکانہ کے علاوہ رانا رفیق الرحمن، رانا ابرار احمد، رانا محمد اسلم، رانا محمد شفیق، رانا ذوالقرنین، رانا سیف الرحمن، رانا عمران کاشف، رانا محمد حسین، رانا ظہیر عباس، مولانا محمد اسلام عابد اور دیگر اہل گاؤں نے حضرت اقدس مولانا صاحب کا استقبال کیا۔ گاؤں کی مسجد میں مولانا عزیز الرحمن ثانی نے قادیانیوں کی قانونی حیثیت پر بیان شروع کر دیا اور پاکستان کی تمام عدالتوں کی طرف سے قادیانیت کے کفریہ عقائد کے خلاف فیصلوں پر مدلل تقریر کی۔ نماز مغرب سے دس منٹ پیشتر حاجی عبدالحمید رحمانی نے اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا۔ نماز مغرب کے فوراً بعد حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ختم نبوت کے موضوع پر مختصر مگر جامع بیان کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کے حوالہ جات سے مرزائیت کی دھجیاں اڑائیں۔ ایک گھنٹہ بعد حضرت جی کی دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا اور سیدوالا کے لئے روانگی ہوئی۔

نماز عشاء کے قریب یہ قافلہ شاہین ختم نبوت کی قیادت میں مدرسہ جامعہ فاروقیہ تعلیم القرآن سیدوالا پہنچا، جہاں پر مولانا حاجی حبیب الرسول، قاری محمد حبیب عثمان نعمانی، چوہدری حاجی مختار احمد نمبردار، میاں محمد حنیف، حافظ محمد صدیق آف چک نمبر ۱۴/۲۹، چوہدری خادم حسین مقامی صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ڈاکٹر حاجی خالد محمود، میاں محمد افضل ملتانی، رانا محمد سلیم اختر، ملک حاجی اللہ یار، ملک محمد طفیل، شیخ لیاقت علی، ماسٹر حاجی افتخار الحسینی، مولانا افتخار احمد علوی، رائے حاجی مقبول حسین، رائے حق نواز، حافظ ابوبکر قاسمی، مہر ملک محمد رفیق، ماسٹر حاجی محمد دین، ماسٹر رانا محمد رمضان فوجی، رانا محمد اقبال، رانا لیاقت علی، رانا عتیق الرحمن، رانا حفیظ الرحمن، رانا عبدالمنان، رانا ایوب الرحمن، رانا اخلاق الرحمن، ماسٹر رانا عبدالمجید، رانا محسن سلطانی، رانا ظاہر اقبال، رانا جمشید افتخار اور دیگر ممبران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ سیدوالا نے حضرت صاحب کا استقبال کیا۔ نماز عشاء کے فوراً بعد تاجدار ختم نبوت کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت قاری محمد رمضان حیدری نے کی۔ نعت شریف محمد عامر مظاہر آف جڑانوالہ نے پیش کی۔ اس کانفرنس کی صدارت جرنیل ختم نبوت جناب حاجی عبدالمجید رحمانی نے کی، جبکہ جناب مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ ننکانہ بھی اسٹیج پر جلوہ افروز تھے۔ قریباً آدھ گھنٹہ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے مسئلہ ختم نبوت بیان کیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ایمان افروز خطاب شروع کیا ایک گھنٹہ مدلل بیان کے بعد حضرت دامت برکاتہم نے تقریر ختم کی تو حافظ مشتاق احمد ناظم مدرسہ نے رانا غلام محمد مرحوم سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیدوالا، ڈاکٹر عبدالباسط مرحوم بن ڈاکٹر حاجی عبدالحفیظ کے بارے میں چند تعزیتی کلمات کہے اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں گیارہ بجے رات حضرت مولانا خلیفہ حاجی حبیب الرسل خطیب جامع مسجد حنفیہ المعروف لال مسجد کی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس

کراچی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حلقہ اسٹیل ٹاؤن میں تین روزہ تربیتی نشست مورخہ یکم تا ۳؍جولائی ۲۰۱۱ء جامع مسجد مصطفی میں مولانا صادق شاہ مدظلہ کی زیر نگرانی منعقد کی گئی، جس میں اہل علاقہ نے بھرپور شرکت کی۔ کورس میں شریک افراد کی تعداد ۸۰ سے زائد تھی، کورس کا وقت چونکہ مختصر تھا یعنی مغرب تا عشاء، اس کا لحاظ رکھتے ہوئے تین موضوعات کا انتخاب کیا گیا۔ پہلے دن مولانا توصیف احمد مبلغ ختم نبوت نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر سیر حاصل گفتگو کی۔ دوسرے دن بروز ہفتہ مبلغ مولانا عبدالحی نے مرزا غلام احمد قادیانی کی ذاتی زندگی پر تفصیلی گفتگو کی اور حوالہ جات کے ساتھ اس کا پوسٹ مارٹم کیا۔ تیسرے دن بروز اتوار مولانا محمد اسحاق مصطفی مبلغ ختم نبوت نے عقیدۂ ختم نبوت سے سامعین کو آگاہ کیا، بعد نماز عشاء مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اس مشن سے وابستگی کا نوجوانوں سے عہد لیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ یہ تقریب مولانا مفتی صادق شاہ مدظلہ کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ مولانا اکرم شاہ شیرازی، مولانا عبدالباسط، مولانا جنید اور مولانا حفیظ الرحمن نے امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ! ہم علاقہ میں مزید اس طرح کے کورس منعقد کرا کر آگاہی کا یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔

تین روزہ ختم نبوت کورس،ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ ٹیک سنگھ (رپورٹ: محمد خبیب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام دوسرا سالانہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس ٹوبہ شہر و مضافات کے مختلف مقامات پر منعقد ہوئے، جس میں قاسمیہ مسجد اقبال نگر، بلال مسجد غلہ منڈی، چک نمبر ۳۲۷ جی، چک نمبر ۳۲۹ کلویاں، چک نمبر ۳۲۵ دلم، جامعہ عمر بن خطاب گارڈن ٹاؤن، قاری مسجد اسلام پورہ چک نمبر ۱۵۱ کیروں، چک نمبر ۲۹۳ تیروں، چک نمبر ۲۹۵ بیریانوالا، چک نمبر ۳۳۵، چک نمبر ۵۱۷، چک نمبر ۳۳۷ ذھولن، قاسمی مسجد کچہری، خضریٰ مسجد، نیو اسلام پورہ، ماڈل مڈل اسکول، مدنی مسجد عرفات محلہ، فاروقیہ مسجد موالی بستی، مدینہ مسجد مارکیٹ، عثمانیہ مسجد ہاؤسنگ کالونی، مرکزی مسجد تالاب بازار، جامعہ انوار القرآن و ہاجرۃ للبنات جھنگ روڈ، جامعہ امہات المومنین سرحد کالونی وغیرہ شامل ہیں۔ تمام مقامات پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین میں سے مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی مقامی علماء کرام میں سے مولانا عطاء اللہ شاکر بیریانوالے، مولانا سعد اللہ سعدی، مولانا مجیب الرحمن لدھیانوی، مولانا نصر اللہ انور نے شریک کورس حضرات کو اپنے اپنے بیانات سے مستفید کیا۔ ایک مرتبہ پھر ٹوبہ شہر و مضافات، ختم نبوت کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ ان تمام پروگراموں میں سرپرستی قاضی فیض احمد، صدارت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ، قیادت مولانا سید مطیع الرحمن عباسی مہتمم جامعہ انوار القرآن و مرکزی مسجد حضرات تھے جبکہ تمام کورس کی ذمہ داری قاضی امتیاز احمد، شیخ زاہد، لالہ عثمان بٹ کی تھی اور نگران و معاون خاص مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ تھے۔ اس کورس کے مختلف عنوانات تھے، جن پر حضرات مبلغین و علماء کرام نے اپنا لیکچر دیا: (۱) توحید باری تعالیٰ اور مرزائیت، (۲) سیرۃ خاتم الانبیاء اور مرزائیت، (۳) حیات عیسیٰ اور مرزائیت، (۴) مہدویت اور مرزائیت، (۵) مرزائیت کا سیاسی کردار، (۶) کریکٹر مرزا قادیانی۔ جیسے عنوانات پر گفت و شنید ہوئی۔ جامعہ ہاجرۃ للبنات و جامعہ امہات المومنین میں ۴۰ روزہ برائے خواتین کورس میں بھی حضرت مفتی صاحب نے علامات قیامت، مہدویت عقیدہ مرزائیت پر شاندار درس دیا، جس میں شریک کورس کے علاوہ کثیر تعداد میں خواتین نے شرکت کر کے اس عقیدہ کو سمجھا۔

عقیدہ ختم نبوت سے متعلق تقریری مقابلہ!

کراچی..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ذیلی مرکز جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن میں ایک عظیم الشان تقریری مقابلہ ۹ر جولائی ۲۰۱۱ء کو منعقد ہوا۔ اس تقریب میں درجن سے زائد مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت اور قادیانی عقائد پر بہت اچھے بیانات کئے۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے طلبا بہت ہی کم عمر بچے تھے، مگر خوب تیاری کر کے حصہ لیا۔ اول پوزیشن حافظ محمد عمر نے حاصل کی جو متعلم مدرسہ دارالعلوم قاسمیہ بھینس کالونی سے ہے، دوم حافظ عبدالماجد متعلم مدرسہ احمد المدارس برکات مدینہ کالونی نے حاصل کی جبکہ سوم عبدالرؤف فاروقی نے حاصل کی، جن کا تعلق مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر سے ہے۔ پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے ہر مقرر کو ایک کتابچہ بھی فراہم کیا گیا۔ پروگرام کی سرپرستی مولانا عبدالرزاق ہزاروی نے کی جبکہ صدارت مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ منتظمین مولانا عبدالباسط اور مولانا عبدالماجد تھے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مبلغ مجلس مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے سرانجام دیئے۔ تقریباً دو گھنٹے تک یہ پروگرام جاری رہا۔ اہل علاقہ اور مقامی علماء کرام نے خوب سراہا۔ آخر میں مولانا عبدالماجد کی دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

روزمرہ پیش آنے والے دینی مسائل کے عام فہم اور قرآن وحدیث کی روشنی میں آسان حل کیلئے جدید فقہی انسائیکلوپیڈیا

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی مایہ ناز تصنیف

آپ کے مسائل اور ان کا حل (مکمل مدلل)

فقہی تحقیق وتخریج، کثیر اضافہ جات، جدید ترتیب اور بڑے سائز کی آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل خوبصورت اور پرکشش ٹائٹل کے ساتھ چھپ چکی ہے

☆ مدارس عربیہ کے طلباو طالبات کے لئے بیش بہا خزانہ، ☆ علماء کرام ومفتیان عظام کی معاون ومددگار، ☆ ہر گھر کی ضرورت

عام قیمت: 5500 روپے

علماء، طلباء اور مدارس کے لئے رعایتی قیمت 2700 روپے

علاوہ ڈاک خرچ

پیشگی منی آرڈر بھیج کر منگوا سکتے ہیں، وی پی سے معذرت خواہ ہیں

مکتبہ لدھیانوی، ۱۸/سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی

سیل: 0321-2115502, 0321-2115595 فون: 021-34130020

قرآن وسنت فقہ اور علوم عالیہ کے

شائقین اور طلبہ کے لئے خوشخبری

مجدّدِ عصر، قطبِ دوراں، قیومِ زمان

حضرت مولانا **ابوسعد احمد خان** رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

کی قائم فرمودہ عظیم روحانی علمی اور تربیتی درسگاہ

جامعہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں بحمدللہ تعالیٰ درس نظامی کی

مکمل تعلیم وتدریس اور فارسی تا دورۂ حدیث شریف کا اجراء

نئے تعلیمی سال ۱۴۳۲ھ سے جامعہ ہذا میں کہنہ مشق تجربہ کار اور ماہرِ فن اساتذہ ومدرسین تشنگانِ علوم دینیہ کو علوم ومعارف سے سیراب فرمائیں گے۔

علم وعمل کی جامعیت، شریعت وطریقت کی واقفیت، ظاہر وباطن کی تربیت اور خانقاہ سراجیہ عالیہ نقشبندیہ کی روحانی وعلمی درسگاہ سے فیض یاب ہونے کیلئے رمضان المبارک اور شوال المکرم ۱۴۳۲ھ کے اوائل میں رابطہ فرمائیں تاکہ داخلہ یقینی ہوسکے۔

رابطہ کیلئے فون: 0300-6091121

شعبہ نشر واشاعت

جامعہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4783486, 061-4583486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ